صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 13 جنوری 2015ء بمطابق 21 ربیع الاوّل 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر چونیتس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَمَنۡ أَحۡسَنُ قَوۡلاً مِّمَّن دَعَآ إِلَى ٱللَّهِ وَعَمِلَ صَـٰلِحًا وَقَالَ إِنَّنِى مِنَ ٱلۡمُسۡلِمِينَO وَلَا تَسۡتَوِى ٱلۡحَسَنَةُ وَلَا ٱلسَّيِّئَةُ ۚ ٱدۡفَعۡ بِٱلَّتِى هِىَ أَحۡسَنُ فَإِذَا ٱلَّذِى بَيۡنَكَ وَبَيۡنَهُۥ عَدَٰوَةٌ كَأَنَّهُۥ وَلِىٌّ حَمِيمٌO وَمَا يُلَقَّـٰهَآ إِلَّا ٱلَّذِينَ صَبَرُواْ وَمَا يُلَقَّـٰهَآ إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍO وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ نَزۡغٌ فَٱسۡتَعِذۡ بِٱللَّهِ ۖ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ۔

(ترجمہ): اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔ اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی۔ تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے۔ اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں۔ اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں۔ اور اگر تمہیں شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو تو خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بے شک وہ سنتا جانتا ہے۔ وآخِرُالدَعوَانا أنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ زہ معذرت کوم لږ لیټ شو خو چونکه د هیلتھ چې کوم دا دغه راروان دے نو په هغې باندې لږ د سکشن کول وو او خاص اپوزیشن او گورنمنټ والا د هغوی خپلو کبنې لږ د سکشن وو نو هغوی مونږ ته لږ ریکویسټ کړے وو چې لږ د لیټ شروع شی۔

جناب سردار حسین (چترالی): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سردار حسین چترالی۔

رسمی کارروائی

(لواری ٹنل کی بندش)

جناب سردار حسین (چترالی): جناب سپیکر صاحب! گزارش یہ ہے کہ اس معزز ایوان کی قراردادوں پر، خصوصاًان قراردادوں پر عملدرآمد نہیں ہوتا جو فیڈرل گورنمنٹ سے متعلق ہوتی ہیں۔آج سے تین مہینے پہلے اس معزز ایوان نے متفقہ طور پر قرارداد پیش کی تھی کہ لواری ٹنل جو چترال کا واحد آنے جانے کا راستہ ہے، سردیوں میں اس کو ہفتے میں تین دن کھولا جائے لیکن آج چوبیس گھنٹے ہو گئے ہیں، برف باری جاری ہے، سینکڑوں گاڑیاں لواری ٹنل کے اس طرف اور کوئی ساڑھے چھ سو گاڑیاں اس طرف ہیں، نہ وہ دوبارہ دیر کی طرف آسکتی ہیں، نہ وہ چترال کی طرف جاسکتی ہیں اور مجھے کچھ Casualties کی خبریں بھی مل چکی ہیں۔اس میں بیمار، معذور اور بوڑھے بچے سب شامل ہیں۔جناب سپیکر! مہذب دنیا میں جب کتا کسی برف میں پھنستا ہے، کسی مشکل میں کوئی جانور مبتلا ہوتا ہے تو اس کو ریسکیو کیا جاتا ہے، چودہ ہزار آٹھ سو پچاس مربع پر پھیلی ہوئی یہ زمین اس خیبر پختونخوا کا حصہ ہے اور یہ خیبر پختونخوا حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ان کی جان ومال کا تحفظ کیا جائے، ذرا ایک دن کیلئے کوئی بارش میں باہر کھڑے ہو کے ہمیں دکھا دے، آج دس ہزار فٹ کی بلندی پر چھوٹے چھوٹے بچے سسک سسک کے مر رہے ہیں۔میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ فوراً اس کا نوٹس لیا جائے اور فیڈرل گورنمنٹ کو جو قرارداد گئی ہے، اس میں SAMBO Company اور این ایچ اے نے کوئی عملدرآمد اس پر نہیں کیا ہے، اس برف کے نیچے بچوں نے رات گزاری ہے اور یہ میری گزارش ہے، اگر اس گزارش پر عمل نہیں کیا گیا تو ہمیں یہاں بیٹھنے کا، اس کا کوئی فائدہ نہیں، اس سیٹ کو ہی ختم کر دیا جائے، چترال کو ہم جا کے اپنے گھروں میں بیٹھ جائیں گے اور اس کے بعد

ہم دیکھیں گے کہ کس طرح ایک مخصوص علاقے کے ساتھ ضد کیا جارہا ہے۔یہی میری گزارش ہے جناب عالی۔

جناب سپیکر: اچھا اس کے حوالے سے میں۔۔۔۔۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: نہیں، اس کے حوالے سے میں ایک بات بتاؤں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: جناب سپیکر! زہ یو خبرہ کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑا میں بات کرلوں تو پھر آپ۔جی۔جی، اس طرح میں صرف اس پہ اتنا کہونگا کہ یہ متفقہ قرارداد تھی، (مداخلت) ایک منٹ، ایک متفقہ قرارداد تھی اور متفقہ قرارداد پر اگر عمل نہیں ہوتا اور اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوتا ہے تو پھر ہمیں جو بھی طریقہ کرنا ہے، مطلب ہم یہی آکے بیٹھ سکتے ہیں، ریزولیوشن پاس کرسکتے ہیں، میں وفاقی حکومت سے ریکویسٹ کرتا ہوں، یہ میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جتنی بھی ریزولیوشنز پاس ہوئی ہیں، ان پہ عملدرآمد کیا جائے۔میں اکبر ایوب صاحب سے تھوڑا پوچھنا چاہونگا کہ صوبائی حکومت اس پہ کیا کررہی ہے تاکہ اس کے بعد، اگر آپ بات کرنا چاہیں؟

محترمہ بی بی فوزیہ (پارلیمانی سیکرٹری): جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے اس حوالے سے۔

جناب سپیکر: یہ اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں، یہ تھوڑا Explain کرلیں۔اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ جناب سپیکر۔جناب سپیکر! کچھ دو ایک ہفتے پہلے چیئر مین این ایچ اے کو چیف منسٹر صاحب نے بلایا تھا ادھر اور وہ بھی میٹنگ میں، ان کی طرف سے بھی، پرائم منسٹر صاحب ادھر آئے بھی، ہیلی کاپٹر میں جاکے انہوں نے لواری ٹنل کا دورہ بھی کیا، گورنر ہاؤس میں پھر ادھر آئے، ادھر میٹنگ بھی ہوئی، انہوں نے کہا کہ ہم، اس میں مکمل کرنے میں انہوں نے ڈائریکٹیوز دیئے لیکن ابھی تک ان ڈائریکٹیوز کے اوپر کوئی عمل نہیں ہوا جو پرائم منسٹر نے دیئے تھے اور چیئر مین این ایچ اے بھی بہت Apprehensive تھا کہ اگر اس کے اوپر جلدی کام شروع نہ کیا گیا تو اگلے دو چار سال میں اس کی Cost اور اتنی بڑھ جائے گی، اتنے اربوں روپوں میں چلی جائے گی کہ اس کو کرنا ناممکن ہو جائے گا۔

تو اس کیلئے ضروری یہ ہے کہ اس ہاؤس کی طرف سے ایک ریزولیوشن پاس کی جائے فیڈرل گورنمنٹ کو کہ فیڈرل گورنمنٹ وہ فنڈز مہیا کرے تاکہ اس کے کام کو تیزی سے Resume کیا جاسکے۔

جناب سپیکر: فوزیہ بی بی! فوزیہ بی بی۔

محترمہ بی بی فوزیہ (پارلیمانی سیکرٹری): شکریہ جناب سپیکر۔ میں سردار حسین صاحب کی بات سے Agree کرتی ہوں۔ کل وہاں پہ برف باری ہوئی ہے اور ابھی تک میں نے بار بار این ایچ اے کے جو پی ڈی ہیں، ان کو بھی میں نے Call کی ہے کہ برائے مہربانی ابھی کیلئے وہ راستہ کھول دیں لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کوئی پازیٹیو ہمیں Response نہیں آیا۔ میں آپ کے توسط سے سارے ایوان میں سب جتنے بھی میرے ممبرز ہیں، ان سے میں گزارش کرتی ہوں، فیڈرل گورنمنٹ کو بار بار ہماری طرف سے قراردادیں گئی ہیں، ہمارے آنریبل ایم پی اے صاحب سلیم خان صاحب نے پچھلی دفعہ قرارداد موؤ کی تھی کہ لواری ٹنل کو ہفتے میں دو دن کیلئے کھول دیا جائے، این ایچ اے والوں کو اچھی طرح سے پتہ ہے کہ جب جنوری کا مہینہ ہے جس دن بھی بارش ہوتی ہے، برف ہوتی ہے، اسی ٹائم پہ لواری ٹاپ بند ہو جاتا ہے تو ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ کل ہی سے وہ لوگ اس نوٹیفیکیشن پہ عمل کر لیتے اور ابھی بھی وہاں پہ مسافر پڑے ہیں، کوئی چالیس پچاس گاڑیاں جو دیر سائڈ ہے، وہاں پہ موجود ہیں، وہاں پہ خواتین بھی ہیں، بیمار لوگ بھی ہیں، ابھی جو این ایچ اے کا پی ڈی ہے، وہ مجھے کہہ رہا تھا کہ آپ کو ہفتہ اور اتوار تک صبر کرنا پڑے گا کیونکہ این ایچ والوں کی طرف سے ان کو Written میں ابھی تک کوئی نوٹیفیکیشن نہیں گیا۔ تو میں آپ سے بھی گزارش کرتی ہوں سپیکر صاحب! کیونکہ آپ نے اس سیشن کے شروع میں کہا تھا کہ جتنی بھی قراردادیں یہاں سے موؤ ہوتی ہیں، آپ ان کے بارے میں ہمیں Update کریں گے تو آپ سے بھی ہماری گزارش ہے کہ یہ صوبائی گورنمنٹ سے جتنی بھی قراردادیں فیڈرل گورنمنٹ تک جاتی ہیں، Especially لواری ٹنل کے حوالے سے کیونکہ ہمارے لئے یہ بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میں صرف اس ریزولیوشن کے حوالے سے، ریزولیوشن کے حوالے سے میں اتنا کہونگا کہ،

(سیکرٹری اسمبلی سے) سیکرٹری صاحب! آپ ہمیں ایک، میں نے پہلے بھی آپ کو کہا تھا کہ مجھے پوری رپورٹ دے دیں کہ جو ریزولیوشنز اس اسمبلی نے پاس کی ہیں، اس کے اوپر کیا عملدرآمد ہوا ہے، خواہ

صوبائی حکومت کی طرف ہو یا وفاقی حکومت کی ہو، اس کی ایک رپورٹ تاکہ میں ہاؤس میں پیش کر سکوں تاکہ اس کا پتہ چلے کہ کیا اس کا وہ ہو رہا ہے۔ ٹھیک ہے جی۔ سلیم خان صاحب! یہ ایک چترال کا ایشو ہے اور چترال کے لوگ۔۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: سر! زه یو خبره کوم، دیر هم د دې سره Related دے جی۔

جناب سلیم خان: سر! یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی سلیم خان صاحب!

جناب سلیم خان: سر، مہربانی آپ کی۔ یہ لواری کا جو ایشو ہے، سب سے اہم ایشو ہے جی، جس طرح بی بی نے کہا، سردار بھائی نے کہا، وہاں پر اس وقت ابھی میں Just information لے کے آیا ہوں، سو سے اوپر گاڑیاں کھڑی ہیں، بچے ہیں برف کے اندر اور خواتین ہیں، بوڑھے ہیں سارے، ان کو نہیں چھوڑا جا رہا۔ یہ سر، ہمیشہ ہمارے ساتھ یہی ہوتا ہے کہ جب بھی یہ سردیوں کا موسم آتا ہے، وہاں پہ ہفتے میں صرف دو دن ہمیں دیئے جاتے ہیں۔ سر، آپ خود غور کریں کہ پانچ لاکھ کی آبادی ہے، پورا ایک ضلع ہے اور پانچ لاکھ کی آبادی کو ہفتے میں اگر دو دن، وہ بھی تین تین گھنٹے کیلئے چھوڑ دی جائے تو اس سے ہمارا مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ سر! اسی فلور نے، اسی ہاؤس نے پچھلے سال ایک قرارداد پاس کی ہوئی ہے، اس قرارداد کے اندر ہفتے میں چار دن کی ہم نے ڈیمانڈ کی ہوئی ہے، ہفتے میں چار دن کھولنے کیلئے ہم نے ڈیمانڈ کی ہوئی ہے اور ساتھ فنڈ کو Increase کرنے کیلئے بھی ہم نے ڈیمانڈ کی ہوئی ہے، وہ قرارداد سر! آپ کے سیکرٹریٹ میں پڑی ہوئی ہے، وہ این ایچ اے کی پڑی ہے وہ میرے پاس بھی ہے۔ سر! اس کے حوالے سے میں جا کے این ایچ اے کے چیئرمین سے بھی میں نے میٹنگ کی مگر وہ لوگ نہیں مان رہے، نہ اس قرارداد کو آنر کر رہے ہیں، نہ ہماری بات کو سننے کیلئے تیار ہیں۔ سال کیلئے صرف ایک ارب روپے ہمیں دیئے جاتے ہیں اور ایک ارب میں کوئی کام نہیں ہوتا ہے، تھوڑا سا بھی کام ہوتا ہے تو اگر سر! ایک ارب ہمیں دے دیں گے تو یہ اٹھارہ سال میں بھی نہیں بن سکتا۔ سر، مہربانی کر کے اس قرارداد کو آپ نکالیں اور پھر سے ان سے Insist کیا جائے فیڈرل گورنمنٹ کو کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں اس طرح کرتا ہوں۔

جناب سلیم خان: اس کو سر، ہمیں اگر ہفتے میں Daily basis پر اگر ہمیں ٹائم نہیں دیا جاتا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں صرف۔۔۔۔۔

جناب سلیم خان: تو Kindly ہمیں کم از کم سر! ہفتے میں اگر تین دن بھی ہمارے لئے کھول دیں، تین دن تو یہ بہتر ہوگا۔ Sir, thank you so much۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں میں اس پہ رولنگ دیتا ہوں۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر! زه خبره کول غواړم۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، محمد علی صاحب پھر شوکت خان۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ چونکه چترال او دیر بالا چې دی نو دا بالکل ورونړه دی، بالکل زمونږه بارډر یو دے، سردار حسین صاحب یا سلیم خان صاحب یا فوزیه بی بی کومه خبره کوی نو دا چترال په دا سې پوزیشن دے جناب سپیکر صاحب! چې دیر بالا او چترال دا Interlink دی، زمونږ د خلقو هلته روزګار دے، د دوئ د خلقو دے، غونډې صوبې ته دوئ ځی راځی، زمونړه د خلقو هغه ځائې کښې د یو بل سره آمد و رفت شته۔ مسئله اوس دا کومه خبره چې دوئ کوی سپیکر صاحب! سړے خفه شی، پروسکال قرارداد کښې هغه چونکه مشترکه قرارداد وو چې هغې کښې زه هم پکښې شامل وومه، په دیکښې لږ پرابلم دا راځی جناب سپیکر صاحب! چې کوم مرکزی حکومت یا پیسې لږې ورکوی، څه ذمه دارئ چې دی نو هغه به د مرکزی حکومت وی، زمونږ په لیول زه یو تجویز ورکومه۔ چونکه اوس زمونږ سره جنوری، فروری دا دوه میاشتې چې دی نو دا شدید تباه کن میاشتې دی، دیکښې پندره پندره، اته اته فټه په دې لوکل ایریا او په غرونو کښې پندره پندره فټ واؤره کیږی۔ اوس دیر کوهستان چې کوم کمراټ طرفونه دی او د دوئ طرفونو ته دومره واؤره کیږی چې بیا بالکل خلق چې دے نو په میاشتو میاشتو د ننه په کور کښې بند وی، یو یو، دوه دوه میاشتې چې دے نو هغه روډونه هم بیا بند وی، هغې کښې یو تجویز زما دا دے چې تاسو که دیر بالا او دا چترال دا دوه ضلعې، منسٹر صاحب

زمونږ سره ناست وی، که دا بالکل مونږه هنگامی بنیادونو باندې په دیکښې دا جنوری فروری مونږه ایمرجنسی ولګوؤ چې په دیکښې اوس د لواری ټنل مسئله یا د اپر دیر، د کمراټ او د دیر کوهستان دا مسئلې دی نو دا یو حل کیدے شی چې منسټر صاحب د فوری طور دا ډائریکټیو ایشو کړی، چترال د دې طرفه مونږ چې د دیر نه ځو لواری ټنل پورې او بیا کوم ځائې کښې چې دا ټنل واپس چترال طرف ته وتے دے، د دې ټنل نه د زیارت نه لاندې د دروش پورې چې دا زمونږه د صوبائی حکومت ورځ او شپه هغلته بلډوزرې لګیا وی، هغه روډ ونه صفا کوی او این ایچ اے، زه ډیر په افسوس سره دا وایم، چیئرمین این ایچ اے ته مونږ ټیلیفون اوکړو چې زنانه هلته ګهیرې دی، تاسو مونږ ته اجازت راکړئ، بوډا ګان بچی ګهیر دی، هغه وائی ما، جناب سپیکر صاحب! نن سبا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټهیک ده، زما خیال دے شوکت صاحب۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: زه یوه، زه ختموم سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: هس جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: نن سبا ژمے دے، په ژمی کښې په ټنل کښې کار نه کیږی نو په دې خبره کښې بدی څه ده چې دا ټنل چې چوبیس ګهنټې د آزاد وی، خلقو ته ریلیف وی خو د اپر دیر او چترال زما ریکویسټ دا دے جی چې ایمرجنسی ډیکلیئر کړی، دا دوه میاشتې جی۔

جناب سپیکر: جی شوکت خان! دومنٹ۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: میرے خیال سے انسانی المیہ، انسانی مسئلہ ہے اور میرے خیال میں اس پہ پورا آپ کو ایکشن لینا چاہیئے۔ چیئرمین این ایچ اے کو آپ طلب کریں باقاعدہ، یہ سارا ایوان میرے خیال سے اس پہ وہ ہے، Consensus میرے خیال سے ہونا چاہیئے۔ اس کو بلائیں، آخر یہ صوبہ ہے ہمارا، اتنی بڑی زیادتی ہو رہی ہے چترال کے لوگوں کے ساتھ تو یہ زیادتی نہیں ہونی چاہیئے۔ دوسرا یہ کہ قرارداد کے حوالے سے بات ہوئی تو میرے حلقے میں میرے خیال سے پورے KPK میں یہ ایشو ہو گا کہ شناختی کارڈز جو ہیں، وہ لوگوں کے بلاک کر دیئے جاتے ہیں، پھر ان سے پیسے لے کے وہ شناختی کارڈ دیئے جا رہے ہیں تو یہ اس پہ

ایکشن لینا چاہیئے۔ ہم نے قرارداد پیش کی، پورے ایوان نے متفقہ، اس پہ کوئی ایکشن نہیں لیا جارہا ہے، پورے حلقے کے میرے شناختی کارڈز بند ہورہے ہیں تو اس پہ میرے خیال سے بات ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: میں اس پہ، میں اس سلسلے میں جو صوبائی اسمبلی نے قرارداد پاس رکھی ہے۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: یو خو دې سلسله کښې چې دے نو دا ما سره پوره ریکارډ راغے چې کوم، (مداخلت) یو منټ، چې کوم اوسه پورې، جو ابھی تک این ایچ اے کے ساتھ Correspondence ہوئی ہے، جو Agreements ہوئی ہیں، وہ ساری میرے پاس پڑی ہوئی ہیں، میں Immediately چیئرمین این ایچ اے کو بلاؤں گا، اس میں تمام پارلیمانی لیڈرز اور جو چترال سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو بلالوں گا اور ان کی Agreement کا، اور میں یہاں سے باقاعدہ ان کو انسٹرکشنز دیتا ہوں کہ چترال کے عوام کی سہولت کیلئے روڈ فوری طور پر کھولا جائے اور اس کے ساتھ میں چیئرمین این ایچ اے کو بھی بلاتا ہوں اور تمام پارلیمانی لیڈرز تاکہ ہم دیکھ لیں، اس کے علاوہ جتنی بھی ریزولیوشنز ہیں، میں تمام، چیف منسٹر صاحب تو نہیں ہیں، یہاں ہمارے منسٹرز صاحبان بیٹھے ہیں، یہ ان کی بھی Responsibility ہے کہ جو جو ریزولیوشنز پاس ہوتی ہیں، ان کا Properly follow up کریں اور چیک کریں کہ ان کی کیا Responsibility ہے، وہ بھی اپنی Responsibility ادا کریں۔ اکبر ایوب صاحب! خبرې اوکړئ۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آنریبل ممبر نے مشینری کی ڈیمانڈ کی ہے، ہم ان شاءاللہ ایمرجنسی میں وہاں دو یا تین جتنے بھی بلڈوزر کی ضرورت ہے، ہم وہاں بھیجیں گے اور یہ دو ڈھائی مہینے ادھر ان شاءاللہ Stand to رہیں گے اور جو بھی کام ہم سے ہو سکا ہم وہ کریں گے، ہم اس کو ایشورنس دیتے ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! (مداخلت) یو منټ جی، ته به د دې نه پس خبره اوکړې۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب، ستاسو ډیره شکریه۔ یوه ډیره اهمه مسئله ده، د چترال د ممبرانو د طرف نه راپورته شوه او تاسو په هغې باندې خپل رولنگ هم ورکړو او بیا دا حکم هم تاسو اوکړو چې د این ایچ اے چیئرمین به تاسو رااوغواړئ۔ سپیکر صاحب، زما دا خیال دے چې مونږ د دې هاؤس نه څومره قراردادونه چې مرکزی حکومت سره متعلقه وی، هغه د دې اسمبلئ نه مونږه پاس کړو او بیا حقیقت هم دا دے، څنګه چې ممبر صاحب ذکر اوکړو، نه د هغې Follow up وی او نه په هغې باندې ایکشن وی او دا ډیره زیاته د افسوس خبره ده او چې څومره دغه د افسوس خبره ده، زما یقین دا دے چې بیا د دې هاؤس نه مونږ د صوبائی حکومت سره متعلقه چې کوم قراردادونه پاس کړو، د بد قسمتئ نه په هغې باندې عملدرآمد نه کیږی۔ مونږ دا ګنړو چې بیا د دې هاؤس مثال چې دے، هغه بیا د خلقو په نظر کښې هم کم راشی او ظاهره خبره ده ممبران هم د هغه احساساتو او د هغه محرومو بیا مونږ ښکار شو، ظاهره خبره ده، مونږ به د خپلو علاقو مسئلې راؤړو او د دې هاؤس نه به د قرارداد په شکل کښې یا د بل په شکل کښې مطالبې کوؤ د متعلقه حکومتونو نه۔ سپیکر صاحب، زه دا ګنړمه چې د کله نه دا مرکزی او صوبائی حکومت جوړ شوے دے، د صوبائی حکومت او د مرکزی حکومت ټکراؤ چې دے، د هغې په وجه باندې زمونږ دې صوبې ته ډیر لوئې نقصان اورسیدو۔ دا یواځې د این ایچ اے خبره نه ده یا د چترال د ټنل خبره نه ده، مونږ که په هائیډل پاور جنریشن کښې اوګورو یا نور چې زمونږ مرکز سره کومې متعلقه مسئلې دی، هغه ټولې مسئلې چې دی، د هغه ټکراؤ ښکار شوی دی۔ مونږ به دا خواست تاسو ته سپیکر صاحب! کوؤ چې که تاسو مناسب ګنړئ، د هغې وجه دا ده چې که دلته د صوبائی حکومت او د مرکزی حکومت نه لګی او هغه اختلاف چې دے، هغه داسې شکل اختیار کړے دے چې د هغې نه دې صوبې ته نقصان رسی، سپیکر صاحب! زمونږ به تاسو ته دا خواست وی، که د اپوزیشن او د حکومتی پارلیمانی لیډرانو یوه جرګه تاسو جوړه کړئ او د دې صوبې سره متعلقه څومره مسائل چې زمونږه د مرکز سره انښتی دی، د جرګې په شکل کښې، نن که مونږه دلته کښې په اپوزیشن کښې ناست یو خو د دې صوبې په مسئلو باندې مونږ دې ته نه ګورو چې حکومت د چا

دے خو د صوبې د مسائلو په خاطر باندې کم از کم مونږ د اپوزیشن نه دا یقین دهانی دې ننی حکومت ته ورکولې شو چې ان شاء اللّٰه د صوبې د پاره به مونږه ټول یو یو، که تاسو یوه جرګه جوړه کړه، د هغې جرګې په لیول باندې، دا زمونږه حق دے، دا حق که زمونږ مرکز سره دے یا که د صوبې سره متعلقه کومې خبرې دی سپیکر صاحب! دا د دې عوامو حق دے او د هغه عوامو حق د دوو حکومتونو یا د دوو جماعتونو د اختلاف په وجه باندې که هغه ټوله صوبه ښکار کیږی نو دا ډیره نا مناسبه خبره ده۔ نو زما به دا خواست وی چې یوه جرګه تاسو اوټاکئ چې د هغه جرګې د لاندې ان شاء اللّٰه متعلقه ځومره مسئلې دی چې مونږه هغه مسئلې راپورته کړو او د هغې د پاره خپل مهذبه جنګ اوکړو۔

<u>جناب سپیکر</u>: سیکرټری لاء، سوری منسټر لاء، تاسو په دې باندې Comments اوکړئ۔ سردار حسین صاحب چې کومه خبره اوکړه، د ټول پارلیمانی لیډرز یوه جرګه جوړه شی او دا ایشوز ایډریس کړی چې کوم ایشوز د سنټر سره دی او چرته څه خبره کول دی۔

<u>جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون)</u>: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر صاحب، د ټولو نه اول خو زه د سردار حسین بابک صاحب انتهائی مشکور یم، شکریه ادا کوم چې په دې اهم ایشو باندې دوئ چې کوم پازیټیو رسپانس ورکړو، هم دغه د وخت ضرورت دے چې دې وخت باندې مونږ دا ټولې سیاسی پارټیانې یو ځائې ته شو او د صوبې حقوقو د پاره Fight اوکړو۔ نو زه د دوئ دا ځومره تجاویز دی، د سردار حسین بابک صاحب، دا Endorse کوم او پکار ده چې فوری طور باندې د دې تاسو یوه جرګه جوړه کړئ او د هغه جرګې په شکل کښې ان شاء اللّٰه مونږ په دې باندې کار اوکړو۔

<u>جناب سپیکر</u>: ټهیک ده، سردار حسین خان! مونږ به بالکل اوکړو، پارلیمانی پارټی لیډرز تاسو به دوئ سره مشوره اوکړئ، د بریک نه پس به بیا مونږه په هغې باندې خبره اوکړو۔ شاه حسین صاحب! تاسو څه خبره کوله دې حوالې سره که ځان له هم څه بل Topic وو؟

<u>جناب شاہ حسین خان</u>: نه جی، دغه حوالې سره وه جی۔

جناب سپیکر: نو زما خیال دے دې باندې خو ایشوز، دا ډسکس شوه۔

جناب شاہ حسین خان: اصل کښې جي ما خبره دا کوله چې مونږ خو لکه دلته کښې چې اسمبلئ ته راځو نو مونږ وایو چې د قومي اسمبلئ یا سینیټ یا دا صوبائی اسمبلیانې، دا سپریم ادارې دی او حقیقت هم دا دے خو مونږ چې کله دې ځائې نه کوم قرارداد هلته کښې مرکزی حکومت ته لیږو نو په هغې باندې اوسه پورې په دې کال کښې عملدرآمد نه دے شوے، زه نه پوهیږم چې دا د دې حکومت کمزوری ده یا د مرکزی حکومت بې پرواهی ده؟ دغې حوالې سره ما دا خبره کوله۔ ډیره مهربانی۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جی، ابھی 'کوئسچنز آور' کی طرف آتے ہیں، 'کوئسچنز آور' :مفتی فضل غفور 2212۔

* 2212 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیاوزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت خیبر پختونخوا نے ماربل رائلٹی کیساتھ ساتھ دیگر معدنیات کی رائلٹی میں مالی سال 15-2014 کیلئے اضافہ کیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے پہلے حکومت کو اس سلسلہ میں ملنے والی رقم پیداواری علاقوں میں اس پیشہ سے وابستہ افراد کی بحالی اور فلاح و بہبود کیلئے استعمال ہوتی رہی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) حکومت نے مالی سال 15-2014 کیلئے کس کس معدنیات کی رائلٹی میں کتنا اضافہ کیا ہے، پوری تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) ماربل رائلٹی سے ملنے والی رقم کو مالی سال 14-2013 کے دوران پیداواری علاقوں میں کس کس مد میں لگایا گیا، سکیمز کی اور موجودہ کارکردگی کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب ضیاءاللہ آفریدی (وزیر معدنیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ معدنیات خیبر پختونخوا رائلٹی وصول کرتی ہے لیکن یہ رقم سرکاری خزانے میں جمع ہوتی ہے اور محکمہ معدنیات کا پیداواری محکمہ ہونے کے علاوہ مذکورہ رقم سے کوئی تعلق نہیں۔

(ج) (i) حکومت نے مختلف معدنیات پر رائلٹی مقرر کی ہے، اس کی شرح فہرست میں درج ہے۔ فہرست درج ذیل ہے:

<u>List of old and new royalty rates for various minerals being charged in Khyber Pakhtunkhwa</u>

A. Construction & Industrial minerals group			
S. No	Name of mineral	Old rates Rs/Ton	New rates Rs/Ton 2014-15
1	Barytes	Rs. 20/-	Rs.100/-
2	Ball Clay	Rs. 10/-	Rs. 60/- (for cement factories only)
3	Bauxite	Rs. 10/-	Rs. 60/-
4	Seryle	Rs. 10/- (Per Kg)	Rs. 60/- (Per Kg)
5	Bentonite	Rs. 25/-	Rs. 50/-
6	China Clay	Rs. 10/-	Rs.50/-
7	Chalk	Rs. 05/-	Rs.20/-
8	Calcite	Rs. 20/-	Rs.50/-
9	Celestite	Rs. 06/-	Rs.30/-
10	Dolomite	Rs. 10/-	Rs.50/-
11	Feldspar	Rs. 24/-	Rs.40/-
12	Fire Clay	Rs. 10/-	Rs.50/-
13	Fuller Earth	Rs. 05/-	Rs.20/-
14	Fluorite	Rs. 20/-	Rs.50/-
15	Gypsum	Rs. 10/-	Rs.30/-
16	Granite	Rs. 60/-	Rs.120/-
17	Garnet Schiwst	New	Rs.200/-
18	Industrial Garnet	Rs. 100/-	Rs.200/-
19	Limestone	Rs. 10/- Rs. 30/- (for cement factories only)	Rs.30/- & Rs. 60/- (for cement factories only)
20	Marble	Rs. 30/- & Rs. 60/-	Rs.60/-
21	Mica	Rs. 300/-	Rs.300/-
22	Magnesite	Rs. 15/-	Rs.50/-
23	Marl	New	Rs.60/- (for cement actories)
24	N.Synite	Rs. 30/-	Rs.60/-
25	Orpiment	Rs. 100/-	Rs.150/-
26	Phosphate	Rs. 30/-	Rs.80/-

27	Quartz	Rs. 30/-	Rs.50/-
28	Quartzite	New	Rs.30/-
29	Red Ocher	Rs. 15/-	Rs.30/-
30	Red Ocher	Rs. 15/-	Rs.30/-
31	Red Oxide	Rs. 24/-	Rs.50/-
32	Sand Stone	New	Rs.60/-
33	Soap stone	Rs. 30/-	Rs.80/-
34	Silica Sand	Rs. 20/-	Rs.40/-
35	Slate Stone	Rs. 20/-	Rs.30/- Rs. 60/- (for cement factories only)
36	Shale clay	Rs. 30/- (for cement factories)	Rs.20/- Rs. 60/- (for cement factories only)
37	Serpentine	Rs. 25/-	Rs.50/-
38	Sulpher Ore	Rs. 06/-	Rs.20/-
39	Vermiculite	Rs. 10/-	Rs.30/-

B. Precious Stones/Gemstones group

S.No	Name of Mineral	Old rates Rs/Ton	New rates Rs/Ton 2014-15
1.	Emerald	7% or ML on auction inclusive of Royalty	Identified mines are to be auctioned as mining lease inclusive of royalty and large scale mining concessions through competitive bidding

C. Precious Metals & other Metallic Minerals group

S.No	Name of Mineral	Old rates Rs/Ton	New rates Rs/Ton 2014-15
1.	Chromite	Rs. 60/-	Rs. 200/-
2.	Iron (Magnitite)/Hematite	Rs. 15/-	Rs. 100/-
3.	Laterite (Iron Ore)	Rs. 15/-	Rs. 60/-
4.	Other metallic minerals including precious metals e.g Antimony, Silver, Copper, Lead etc.	5%	7% on Ad-valorem basis (value at first disposal point)

D. Coal & related Rock

S.No.	Name of Mineral	Old rates Rs/Ton	New rates Rs/Ton

			2014-15
1.	Coal	50/-	Rs. 100/-
2.	Graphite	25/-	Rs. 50/-

E. Other Minerals not specified in the shedule			
S.No.	Name of Mineral	Old rates Rs/Ton	New rates Rs/Ton 2014-15
1.	Other Groups of Minerals	1%	2% on Ad-valorem basis (value at first disposal point)

(ii) رائلٹی کی رقم صوبائی حکومت کے خزانے میں جمع کی جاتی ہے جس پر صوبائی حکومت مختلف قسم کے ترقیاتی کام کرتی ہے۔ گزشتہ سالوں میں معدنیات تک رسائی کیلئے مختلف روڈز تعمیر کئے گئے جس میں ضلع کوہستان، شانگلہ، ایبٹ آباد اور کرک شامل ہیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر، دا د معدنیاتو د رائلټۍ په حواله باندې په فنانشل ایئر 2014-15 کښې صوبائی حکومت په رائلټيز کښې کومه اضافه کړې ده او د هغې نه په مختلفو صنعتونو باندې کوم غلط اثرات پریوځی، نو زما پکښې بالخصوص دلچسپی د ماربل سره ده ځکه چې دا زما د علاقې یو بزنس دے او زمونږ د خلقو د آمدن دا یو واحد ذریعه ده۔ نو زما به په دیکښې ګزارش منسټر صاحب ته دا وی، زمونږ ډیر ښه ملګرے دے چې دا ډیره Sensitive issue ده او دا یو واحد صنعت دے د ماربل چې زمونږ په صوبه کښې هغه چالو دے او د دې نه آمدن خزانې ته هم راځی او عوامو ته هم ځی او په دیکښې 100% اضافه په رائلټۍ کښې شوې ده او د هغې په نتیجه کښې د دې قیمتونه هم 100% پکار ده چې په مارکیټ کښې زیات شی۔ نو دوئ ته به مې ګزارش دا وی چې دا سټینډنګ کمیټۍ ته مونږه ورواستوؤ، شاید چې دوئ زمونږ سره د دې صوبې د عوامو په مفاد کښې رضامندګی اختیار کړی او دا دغه چې کوم دے مونږه سټنډنګ کمیټۍ ته واستوؤ۔

جناب سپیکر: ضیاءاللہ خان۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر! سپلیمنٹری کوئسچن۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، جی جی۔

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ دا مولانا صاحب چې کوم اعداد و شمار غوښتی دی او ډیپارټمنټ ورکړی دی نو ګرینائیټ چې دے، د هغې سپیکر صاحب! پانچ سو روپئ به واخلو چې د هغې فټ بائی فټ قیمت دے، نو هغه increase 100% دے هغې کښې جبکه لائم سټون چې دے نو دې لائم سټون کښې د کورونو د آبادئ هغه ګټې هم راځی، هغه غریبانان چې ترینه کورونه جوړوی، هغې کښې increase 200 دے۔ دغه شان په میګنسائیټ کښې بلکه دا به اووایو چې increase 200% چې دے په هغه دغه کښې دے او د ګرینائیټ په دغه کښې، او دغه شان جی عجیبه خبره دا ده چې په ټوبیکو سیس کښې دغه شان Increase اوشو، پانچ روپئ Per KG، د هغې Rate determined شو، باوجود د دې نه چې تاسو هم د صوابئ نمائنده یئ، زه هم د صوابئ نمائنده یم، شیزار خان هم د صوابئ نمائنده دے، بابر سلیم هم د صوابئ نمائنده دے، یو جرګه راغله، مونږ نه ئے غوښتل چې دا د کم شی، د هغې ریټ ډیرھ روپئ Per KG کم شو، زما کوئسچن راروان دے، هغې کښې نور ډیټیل شته دے جی۔ نو زما منسټر صاحب ته دا خواست دے چې څنګه چې د یو ممبر په خله کیدے شی، نو مهربانی اوکړئ چې دا کمیټئ ته اولیږئ چې چهان بین ئے هم اوشی۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر! سپلیمنټری۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر حیات! تا له موقع نن بالکل نه درکوم، ته نن د پی اے سی میټنګ له نه ئے راغلے او مونږ نن ته ټوله ورځ Contact کولې او بلکه زما ټوله پی اے سی چې څومره ممبران دی، زما هغوی ته ریکویسټ دے چې نن مونږ د پاره دا وو چې زمونږ کورم نه پوره کیدو، Embarrassment ستا ټیلیفون نمبرې بند وی، نو زه دا وایم چې Kindly کله اجلاس وی چې هغې له تاسو په ټائم باندې راځئ۔ (هنسی) نو بالکل غوږونه به ترې راښکل غواړی۔ اکبر حیات صاحب!

ارباب اکبر حیات: تاسو صحیح وایئ جی خو زه ناجوړه وومه، ډیر زیات مې طبیعت خراب وو، بیګاه هاسپیټل کښې ایډمټ ووم او سحر ترینه راغلے یم، په دې وجه معافی غواړم۔ بل جی ضیاء اللہ صاحب دا سوال اوکړو جی، ضیاء اللہ صاحب

تیر شوی کال کښې د رائلټۍ ټهیکه ورکړې وه د پشاور ډویژن، نو هغه جی په پچاس لاکه باندې هغه ټهیکه تلې وه تقریباً، خو دوئ چې د کوم کوم پوائنټونو دغه کړے وو چې دلته به مونږه پوائنټونه لګوؤ او په هغې باندې به تاسو ټیکس اخلئی، هغه خلق هغې ته د سره تیار نه دی۔ لکه اوس دلته شو، دا کوم پشاور نه کوم بډه بیرې سائډ ته چې کوم کرش روان دے یا چې هغه ځائې نه کومه شګه ځی، هغه خلق دا وائی چې دا زمونږه پراپرټی ده، دا زمونږه د سیندونو نه اوځی، په دې باندې د حکومت څه حق نشته نو مونږ وایو چې کوم پوائنټونه دوئ هلته دغه کړی نو پکار ده چې دوئ پرې خپل تنان هغوی سره اودروی، نو هغوی ته به پیسې ورکوی، ځکه چې هغوی اوسه پورې تقریباً د هغې نه څه تین چار لاکه به ریکوری نه وی کړی او کال دا دے تیر شو جی، نو په دې باندې منسټر صاحب ته دغه دے چې خپل وضاحت اوکړی۔

جناب سپیکر: ضیاءاللہ خان، ضیاءاللہ خان۔

جناب سلیم خان: جناب سپیکر! میرا سپلیمنٹری ہے، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: پلیز جلدی جلدی، ٹائم ابھی، سلیم خان۔

جناب سلیم خان: شکریہ سر۔ یہ رائلٹی کی رقم جو صوبائی خزانے میں جمع کی جاتی ہے جس پر صوبائی حکومت مختلف قسم کے ترقیاتی کام کرتی ہے، گزشتہ سالوں میں معدنیات تک رسائی کیلئے مختلف روڈز تعمیر کئے گئے ہیں جن میں ضلع کوہستان، شانگلہ، ایبٹ آباد اور کرک شامل ہیں۔ سر! سب سے زیادہ معدنیات جو ہیں، چترال میں ماربل بھی ہیں اور بہت سارے معدنیات وہاں سے نکلتے ہیں اور ضیاءاللہ خان کو بھی پتہ ہے۔ اس فنڈ سے، اس رائلٹی سے چترال کو کیوں نکالا گیا، یہ میں پوچھنا چاہتا ہوں ضیاءاللہ خان سے؟

جناب سپیکر: ضیاءاللہ آفریدی، جناب ضیاءاللہ خان۔

جناب ضیاء اللہ آفریدی (وزیر معدنیات): شکریه جناب سپیکر صاحب۔ دا رائلټۍ چې کومه مونږه سیوا کړې ده، د هغې متعلق جی، مفتی صاحب ټهیک وائی خو دا داسې ایشو وه جی چې کله مونږ سیوا کړه نو احتجاج پرې شروع شو، د هغې نه مخکښې جی بیا مونږ سټیک هولډرز، چې څومره ایسوسی ایشنز دی، هغه مو رااوغوښتل، هغې کښې بیا د یونین ماربل انډسټری د چیف منسټر میټنګ

اوکړو، د بابک صاحب تره هم پکښې وو، د هغوی په مشرئ کښې، ما د هغې نه مخکښې دا زمونږ چې کومه سټینډنګ کمیټی ده، چیئرمین صاحب، د هغې ممبرانو بابک صاحب، مفتی صاحب ټولو سره ټائم په ټائم ډسکس کړې وه او دا چې کومه اوس دا موجوده ده، دا Actual داسې نه وه جی، دا سیوا شوې ډیره وه خو بیا چې کله د چیف منسټر سره د سټیک هولډرز او د ایسوسی ایشن میټنګ اوشو نو مونږ راوستو، یونیفارم په ټوله صوبه کښې هم، د نورو صوبو د پنجاب، د سندھ نه مونږ کمه کړه، د هغوی په اعتماد اخستو کښې، د ماربل انډسټری والا ایسوسی ایشن ټول شامل وو جی، نو دا پوره په مشوره باندې هغوی Proper meeting پرې شوے دے، په هغې کښې دوئ ما وخت په وخت خبر کړی هم دی، چیئرمین سټینډنګ کمیټئی بابک صاحب، زمونږ نور ممبران، لکه دا د هغوی سره په انډرسټینډنګ شوے دے جی، رائلټی چې کومه سیوا شوې ده او-----

جناب سپیکر: سټینډنګ کمیټئی سره؟

وزیر معدنیات: د دوئ ممبرانو سره جی، بابک سره هم ما ذکر کړے وو وخت په وخت، چیئرمین صاحب سره، مفتی صاحب سره، سټیک هولډرز سره، ټول چې څومره سټیک هولډرز دی په دیکښې۔ دا صرف د بونیر ایشو نه ده جی، دا د ټولې صوبې ایشو ده او دا مونږ برابر کړې وه د نورو صوبو سره خو بیا چې پرې کله احتجاج شروع شو نو بیا هغې نه مونږ کمه کړه۔ د هغوی سره د ټول ایسو سی ایشن، د سټیک هولډرز د چیف منسټر صاحب سره میټنګ اوشو، بیا هغې باندې یو فیصله اوشوه جی، نو دا بیا کابینه کښې پیش شوه، بیا منظوره شوه جی۔ باقی اکبر حیات صاحب خبره ټهیک اوکړه جی چې کوم مونږ د رائلټی دغه ورکړے دے، هغه سره زه اتفاق کوم جی، ریټ دا به مونږ ان شاء الله Implement کوؤ چې چا اخستې ده او چې کوم څائې کښې ورته مسئله وی، مونږ به ورسره پوره پوره تعاون کوؤ جی۔ *سلیم خان صاحب! آپ کی بات ٹھیک ہے جی، آپ کے جو چترال میں سب سے زیادہ معدنیات کے ذخائر ہیں جی-----*

جناب سپیکر: مفتی صاحب!

وزیر معدنیات: ہم نے خود روڈز Identify کئے ہیں، ان شاء اللہ و تعالیٰ ہم خود آپ سے بھی مشورہ کرکے، سردار صاحب سے بھی کرکے جو جو آپ کے نوٹس میں ہوں، ہمیں بتائیں، ان کیلئے Already کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! ډیر په معذرت سره کوم، دا مونږ دلته چې ناست یو جی نو د دې عوامو زمونږ نه ډیر توقعات دی، هیڅ یوه فیصله به په عجلت سره او جلدئ سره او په جذباتو سره نه کوؤ جی۔ زه صرف دا گزارش کوم، Ground realities ته او زمینی حقائقو ته به جی گورو، زمونږه د بونیر چې کوم ماربل دے، دا سره د ټولو اخراجاتو نه په چالیس روپۍ فټ په مارکیټ کښې خرخیږی جی، چالیس روپئی فټ۔ چې سو فیصد رائلټی پرې زیاته شوله نو پکار ده چې دا اسی روپئی فټ په مارکیټ کښې خرڅ شی، حالانکه د بلوچستان اعلیٰ کوالټئی والا چې کوم ماربل دے، هغه په ستر روپۍ فټ خرخیږی جی، نو چې اعلیٰ کوالټئی والا په ستر روپئی فټ ملاویږی، د چا دماغ خراب دی چې د کمزوری کوالټئی والا په اسی روپئی فټ واخلی؟ دا ټولې ماربل فیکټریانې به بندیږی او زه تاسو ته په دې ځائې پیشن گوئی درکوم چې دا چونکه زما پخپله د دې بزنس سره وابستگی ده، د هغه خلقو د زړونو آواز جی تاسو نه دے اؤریدلے خو بالآخر به دا لاوا یو ورځ پټاویږی۔ دوئ سره چې کومو خلقو میټنگونه کړی دی، نو منسټر صاحب زمونږه ډیر گران دے خو زمونږ Opinion په دیکښې نه دے شامل جی او نه مونږ په دې باندېAgree شوی یو۔ اوس دا سو فیصد اضافه په دیکښې شوې ده جی-----

جناب سپیکر: منسټر صاحب! چې-----

مولانا مفتی فضل غفور: عرض کوم، سو فیصد اضافه جی، کوم ماربل چې په چالیس روپئی فټ خرخیږی، په هغې باندې هم سو فیصد اضافه، کوم ماربل چې بامپوخه نمبر ایک، په تین سو روپۍ فټ خرخیږی، په هغې باندې هم سو فیصد اضافه، کوم گرینائیټ چې هغه په زرگونو روپئی فټ خرخیږی، په هغې باندې هم سو فیصد اضافه، کوم لائم سټون چې هغه په روپو کښې خرخیږی، په لس روپئی په

شل روپئی باندې، په هغې باندې هم سو فیصد، بالکل ټول ئے په یو کهاته کښې ویشتی دی، زما په خیال باندې که دا په دې باندې مونږ لږ Ground realities ته لاړ شو او سټینډنګ کمیټئی کښې په دې باندې لږ بحث اوکړو، زمونږ په انډسټریز کښې واحد ماربل انډسټری ده چې دا فنکشنل ده نن او که دا رائلټی Implement شوله، زه تاسو ته ګارنټی درکوم چې زمونږ دا ماربل انډسټری، دا به اودریږی، دا به جام کیږی۔

جناب سپیکر: ضیاءاللہ خان۔

وزیر معدنیات: سپیکر صاحب! لکه ما څنګه اووئیل ټول سټیک هولډرز سره میټنګز شوی دی، 'ټول آن بورډ' وو جی، ټول ایسوسی ایشنز د بونیر چې کوم د ماربل فیکټری اونرز پلس ایسوسی ایشنز د ټولې صوبې هغه راغلی وو، په ریکارډ دی جی۔ د دې نه علاوه د هغې نه مخکښې زمونږ چې کوم د سټینډنګ کمیټئ ممبران دی، فرداً فرداً زما میټنګ ورسره شوے دے جی، لکه Actual دا دومره نه وه چې څنګه مفتی صاحب وائی، دا نوره هم ډیره وه، د نورو صوبو برابر کړې وه مونږه جی، د نورو صوبو نه مو کمه کړه او باقاعده په دې باندې پوره کیلکولیشن شوے دے، د مارکیټ په دغه باندې هیڅ څه فرق نه غورځیږی۔ لکه 'ټول آن بورډ' ، دا فیصله جی Individual فیصله نه وه جی، دا ټول د صوبې سټیک هولډرز پکښې وو۔

جناب سپیکر: جی سردار حسین صاحب! چونکه ضیاءاللہ خان دا وائی چې ته په دیکښې دغه وې 'آن بورډ' ۔

جناب سردار حسین: جی زه جواب ورکوم۔ سپیکر صاحب! داسې ده چې د رائلټئ په حواله باندې مونږ په اخبارونو کښې واؤریدل چې ماربلو باندې بیس روپئ ټن چې کوم دے هغه رائلټی وه او هغه دوئ بیا سو روپئ فی ټن کړه او سپیکر صاحب! بیا به ستاسو هم په علم کښې وی چې په دې ټوله صوبه کښې د دوئ چې کوم تنظیم وو، هغه احتجاج شروع کړو، موټروے هغوی بلاک کړې وه، بیا زه هم ورله لاړم او مولانا صاحب هم هلته موجود وو او نور مشران ورله راغلل او بیا وزیران صاحبان راغلل او زمونږه هغه سیټھ راغے، سردار سورن سنګھ صاحب

راغے او دوه درې منسټران نور راغلل او بیا ورسره زما یقین دے چې وزیر اعلیٰ صاحب هم کښیناستو، بیا مونږه په اخبار کښې اوکتل چې اؤ رائلټی چې کوم حکومت په هغې کښېIncrease کړے وو، په هغې کښې کمے راغے او احتجاج چې دے هغه ختم شو۔ سپیکر صاحب، دلته چې مونږ نن ګورو نو مونږ خو نه وینو چې دا Increase چې څومره شوے وو، هغه Increase خو هغسې بحال دے او دویمه دا چې د Increase د Royalty increase خبره چې ده، دا په سټینډنګ کمیټۍ کښې نه ده شوې، ضیاء الله خان ته باید چې دا خبره یاده وی، دا په سټینډنګ کمیټۍ کښې نه ده شوې خو که مونږه دې ته سوچ اوکړو چې په دې ټوله صوبه کښې زمونږه کارخانې چې دی، هغه بندې دی، بجلی خو اول شته نه، لوډ شیډنګ دے او بیا که بجلی شته کمرشل ریټ دومره دی چې هغه دومره زیاته ګرانه ده چې کارخانې چې دی هغه بالکل د چالو کیدو یا د روانیدو پوزیشن کښې نه دی۔ مونږه سره واحده انډسټری ده، واحده په ټوله صوبه کښې چې هغه ماربلز دی او هغه واحده ورته مونږه څکه وایو چې دا نیچرل ریسورس دے۔ سپیکر صاحب، دې حالاتو ته چې مونږه ګورو چې دا Militancy hit صوبه ده، دلته لوډ شیډنګ دے ، دلته بجلی ګرانه ده، دلته مونږ سره وسائل خپل نشته نو مونږ چې دا دومره دو سو پرسنټ جمپ اولګوؤ په رائلټۍ کښې نو سوال دا دے چې مونږه Incentives څه ورکوؤ؟ Increase که پکار وو نو بالکل، پکار ده چې کال په کال باندې په ټیکسونو کښې په رائلټۍ کښې Increase اوشی، مونږ د هغې په خلاف کښې نه یو خو دا دومره جمپ وهل، د هغېAlternate کتل پکار دی چې حکومت هغه انډسټری ته هغه سورس، هغه Naturally source ته حکومت کوم سهولت ورکوی، کوم مراعات ورکوی چې د هغې په بدله کښې دومره جمپ کوی رائلټی؟ لهذا زما به دا خواست وی، منسټر صاحب ډیر زیات کوآپریټیو دے او په هره خبره کښې ئے مونږه راغوښتی یو خو په دې خبره کښې ما ته نشی یاد، نو زما ورته دا خواست دے بهرحال موؤر خو دا نه ده وئیلې که چرې دا تاسو سټینډنګ کمیټۍ ته اولیږو نو دا د دې ټولې صوبې ډیره اهمه خبره ده سپیکر صاحب! د دې ټولې صوبې انحصار چې دے، دا چې څومره

انډسټرلسټس دی او څومره ماربل اونرز دی، د هغوی ټولو انتظار دې خبرې ته دے چې دا به Decide کیږی۔

جناب سپیکر: نه ستا هم دا ډیمانډ دے سټینډنګ کمیټی؟ (مداخلت) نه بس خبره اوشوه کنه، سټینډنګ کمیټئ ته ئے لیږل غواړې؟

مولانا مفتی فضل غفور: جی اؤ۔

جناب سپیکر: ته ضیاء الله خان!

وزیر معدنیات: بابک صاحب! Individual discussion زمونږه شوے وو، کمیټئ کښې نه دے شوے جی، Individual او بل جی دا چې کله احتجاج اوشو او روډ بند شو نو بیا ستا سو تره هم پکښې وو، کریم بابک صاحب Delegation کښې او دا ریټس چې کوم دی، دا هغه ریټس نه دی، دا د احتجاج او د میټنګ نه پس بیا Revised شوی دی۔ هغه ریټس بل دی چې کله مونږ احتجاج نه مخکښې کوم Rates announce کړی وو، هغه بیا دوباره دا Revised شو، دا کم شو، د هغوی په مشورې سره، ټول ایسوسی ایشن د ټولې صوبې، لکه دا خو داسې فیصله نه ده چې مونږ انفرادی، د هغوی په مشوره شوې ده، د هغې Minutes record شوی دی د چیف منسټر میټنګ کښې، د هغوی چې څومره ایسوسی ایشنز راغلی وو، د هغوی نومونه شته، میټنګ کښې پوره یو Proper record ئے دے۔ دا د هغوی په مشوره باندې شوی دی بابک صاحب، لکه دا Individual دغه نه دے۔

مولانا مفتی فضل غفور: سټینډنګ کمیټئ ته ئے اولیږئ۔

وزیر معدنیات: زما خیال دے جی، ضرورت ئے نشته دا خو Already-----

جناب سپیکر: نه ته څه-----

وزیر معدنیات: سټیک هولډرز'آن بورډ' وو جی، مهربانی به وی جی۔

جناب سپیکر: هاؤس ته به بیا، هاؤس ته اچوم بیا۔ جی دا خو منسټر صاحب-----

وزیر معدنیات: دا خو بیا دغه کړئ۔

جناب سپیکر: بیا هاؤس ته راؤړو کنه جی څکه چې هغه ئے نه منی او تاسو نو خامخا هاؤس ته به ئے Put کوؤ کنه۔

Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee?

ځوک چې د دې په حق کښې وی نو هغه به 'Yes' وائی او ځوک چې مخالف وی هغه به 'No' وائی۔ Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Mr. Speaker: And those who are against it may say 'No'.

Members: No.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the---

(Pandemonium)

جناب سپیکر: (سینیئر ایڈیشنل سیکرٹری سے) جی کفایت صاحب! کاؤنټ، چې ځوک Favour کښې دی، هغوی اودریږئ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: چې ځوک د دې Against دی، هغوی اودریږئ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: Defeated, 39-30۔Favour میں30ہیں اور39 Against ہیں۔

(تحریک مسترد کی گئی)

Mr. Speaker: Defeated.

(Applause)

Mr. Speaker: Mr. Salih Muhammad Sahib, Question No. 2198. Not present. Question No. 2199, Askar Parvez.

* 2199 _ جناب عسکر پرویز: کیا وزیر اقلیتی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں غریب اور نادار اقلیتی برادری میں بیمار لوگوں کو حکومت کی جانب سے مدد فراہم کی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اقلیتی برادری کے علاج و معالجے کی سہولیات کیلئے کیا طریقہ کار اپنایا جاتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ اقلیتی امور خیبر پختونخوا سالانہ ترقیاتی پروگرام کی سکیم خیبر پختونخوا میں اقلیتی برادری کی فلاح و بہبود کے منصوبہ کے تحت اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے مستحق افراد جو مہلک بیماریوں مثلاً شوگر، یرقان، ٹی بی، تھلیسیمیا، ایڈز، دل، گردے، دمہ اور مرگی کے مریضوں کو علاج معالجہ کی غرض سے مالی امداد فراہم کرتا ہے۔ مالی امداد کی تقسیم کو شفاف بنانے کیلئے اخبارات میں اشتہار دیا جاتا ہے۔ درخواست گزار کیلئے لازمی ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مجاز سرکاری ہسپتالوں کے میڈیکل آفیسرز سے تصدیق کروانے کے بعد محکمہ میں جمع کرواتے ہیں۔

جناب عسکر پرویز: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سوال کرنے سے پہلے سپیکر صاحب! میں ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا روزانہ ایجنڈا جو ہے، وہ ایک دن پہلے مل جاتا ہے۔ آج جب اقلیت کے حوالے سے سارے، تقریباً 80% کوئسچنز جو ہیں، وہ اقلیت کے حوالے سے ہیں تو یہ ایجنڈا کل تقسیم نہیں کیا گیا اور کسی قسم کی کوئی تیاری ہم لوگ نہیں کر سکے لیکن پھر بھی میں سوال کی طرف آتا ہوں۔ سوال نمبر ہے 2199، اس کا (الف) ہے "آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں غریب نادار اقلیتی برادری میں بیمار لوگوں کو حکومت کی جانب سے مدد فراہم کی جاتی ہے؟"-----

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب عسکر پرویز: اور سر! اس کے (ب) میں انہوں نے یہ جواب دیا ہے، اس میں سر! میرا Concern یہ ہے کہ یہ ہر سال انہوں نے، ڈیپارٹمنٹ نے سٹیٹ بینک جو سیکرٹریٹ برانچ ہے، وہاں پر ایک اکاؤنٹ کھولا ہوا ہے، یہ پیسے یہ لوگ وہاں سے نکال کے اس اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر لیتے ہیں، پھر وہ پیسے وہاں پر دو دو، تین تین سال تک پڑے رہتے ہیں اور اس کے بعد وہ دو دو، تین تین سال کے بعد وہ لوگوں کو فراہم کئے جاتے ہیں، تو منسٹر صاحب ذرا اس کی Explanation کر دیں کہ وہ اس اکاؤنٹ میں کیوں ہیں، اس میں وہ پیسے کس قانون کے تحت جاتے ہیں اور آیا یہ پیسے دو دو، تین تین سال تک روکنا یہ ڈیپارٹمنٹ کے اختیار میں ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: اچھا، سردار حسین صاحب! آپ نے Point raise کیا تھا، اپوزیشن لیڈر صاحب بھی آئے ہیں کہ ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے، تو ان کے ساتھ آپ نے ڈسکس کیا؟ ڈسکس کر کے پھر مجھے بتائیں، اناؤنس کر لوں میں اس کو؟

جناب سردار حسین: جی۔

جناب سپیکر: اوکے۔ تو یہ جو سردار حسین صاحب نے کہا تھا تو جو پارلیمانی لیڈرز ہیں، وہ اس جرگے کے ممبر بن جائیں گے اور اس کے مطابق جو ہیں نا جو ایشوز ہیں، وہ Properly ہم Highlight کر لیں گے۔ جی سورن سنگھ صاحب۔

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سوال کا جواب تو سوال کے ساتھ ہی ہے، میرے بھائی نے جو سوال پوچھا ہے، وہ پوچھا ہے کہ "آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں غریب و نادار اقلیتی برادری میں بیمار لوگوں کیلئے حکومت کی جانب سے مدد فراہم کی جاتی ہے؟" تو مدد فراہم کی جاتی ہے، اس کا جواب بھی ڈیٹیل میں دیا گیا ہے۔ اس نے طریقہ کار پوچھا ہے کہ "کس طریقے کے تحت یہ مدد فراہم کی جاتی ہے؟" تو اس کا طریقہ کار بھی یہاں پر درج ہے اور وقتاً فوقتاً یہ میرے ساتھ بیٹھتے بھی ہیں اور میرے ساتھ بیٹھ کے ہم اس کو ڈسکس بھی کرتے ہیں۔ اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ ایک Application کے ساتھ ڈاکٹر کا ایک واؤچر ہوتا ہے اس بیماری کا، اس کو کہتے ہیں کہ بھئی اس کو یہ بیماری ہے، اس کے ساتھ اس کا بل ہوتا ہے یا دہ ہوتا ہے، وہ Application کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ میں جمع ہوتا ہے اور جتنی Applications آجاتی ہیں، ہمارے پاس جتنا بھی اماؤنٹ ہوتا ہے پھر ان تمام Applications کو دیکھ کے اس پر پھر اس کی بیماری کے حساب سے اس کو تقسیم کیا جاتا ہے، مطلب اس میں زیادہ سے زیادہ جس کو بہت بڑی بیماری ہے تو اس کو ہم ایک لاکھ روپے تک دے سکتے ہیں اور جو چھوٹی بیماریاں ہیں، بیماری کے حساب سے ان کو پیسے دیئے جاتے ہیں۔ اس میں 726 Applications ہمارے پاس آچکی تھیں جن میں ہم نے پچھلے سال ان لوگوں کو، بیماروں کو بھی دیئے ہیں اور طریقہ کار اس کا یہ ہے۔ دوسرا بینک اور اکاؤنٹ کے بارے میں اس نے بات کی ہے تو وہ میرا خیال ہے سوال میں انہوں نے نہیں کہا، اگر وہ یہ پوچھنا چاہیں تو پھر ایک فریش کوسچن لے آئیں، اس کا جواب بھی ہم ان کو دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی عسکر پرویز صاحب۔

جناب عسکر پرویز: سر! یہ تو ساری ادھر ادھر کی باتیں انہوں نے کر دی ہیں، میرا Concern اس فنڈ کے حوالے سے یہی ہے کہ یہ پیسے یہ لوگ سٹیٹ بینک سے نکلوا کر ایک پرائیویٹ اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر لیتے ہیں، پھر وہاں پر اس اکاؤنٹ کے پیسے دو دو، تین تین سال تک پڑے رہتے ہیں۔ میں ان سے پوچھ رہا ہوں کہ ان کے پاس اس کا کیا جواب ہے، یہ اسی کو ئسچن کے حوالے سے ایک ضمنی سوال ہے۔ اگر منسٹر صاحب کے پاس اس کا جواب نہیں ہے تو پھر اس کو کمیٹی میں ٹرانسفر کر دیں تاکہ وہاں پر ساری ڈیٹیلز آجائیں اس اکاؤنٹ کے بارے میں اور پتہ چل جائے کہ بھئی یہ پیسے یہ کیوں نکلواتے ہیں اور وہاں پر کیوں رکھتے ہیں؟

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی وامیر جماعت اسلامی پاکستان جناب سراج الحق ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: وعلیکم السلام۔ سراج الحق صاحب کو ہم ویلکم کرتے ہیں، پخیر را غلې، ویلکم۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: سر! اس سلسلے میں میں نے ارشاد فرمایا کہ یہ جو انہوں نے سوال کیا ہے، اس سوال میں انہوں نے طریقہ کار پوچھا ہے کہ کس طریقے سے ہے، اگر یہ بینک میں پیسے آتے ہیں اور کس اکاؤنٹ میں آتے ہیں، یہ کوئی پرائیویٹ اکاؤنٹ میں تو نہیں جاتے؟ سرکاری بینک ہے، سرکار کے اکاؤنٹ میں آتے ہیں۔ جب یہ واؤچر آجاتا ہے، اس کے بعد اس کو باقاعدہ ڈیپارٹمنٹ چیک دیتا ہے اس بندے کو، وہ چیک لے کے بینک میں چلا جاتا ہے اور روپے اس کو وہاں بینک سے وصول ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگر آپ کو کوئی ہے تو مل لیں، آپ آپس میں ڈسکس کر لیں۔

جناب عسکر پرویز: سر! یہ سوال۔۔۔۔

جناب سپیکر: سورن سنگھ صاحب! ان کے ساتھ آپ بیٹھ جائیں، اگر کوئی Concern ہے تو پھر اس کے ساتھ۔۔۔۔

جناب عسکر پرویز: سر! میرا خیال ہے کمیٹی اسی کام کیلئے ہے کہ یہ جو پیسے مطلب یہ دو ڈھائی سال تک ایک مطلب ڈیپارٹمنٹ اپنے پاس سنبھال کے رکھتا ہے تو کیا گورنمنٹ کے پیسے یہ مجھے اس بات کا جواب دے دیں کہ بھئی ڈیپارٹمنٹ اپنے پاس پیسے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، بالکل میری بات، آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، ڈسکس کر لیں۔
جناب عسکر پرویز: سر! بیٹھنے سے تو، بیٹھنے سے تو ہم نے بہت ساری درخواستیں دی ہیں، یہ تو ہمیں بالکل۔۔۔۔
جناب سپیکر: چلو، یہ کمیٹی میں۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، جی آپ بیٹھ جائیں۔
جناب عسکر پرویز: سر! یہ ایک اہم ایشو ہے، یہ پیسے کیسے، پرائیویٹ پیسے، حکومت فنڈ جو ہے، وہ اس میں ٹرانسفر کرتے ہیں سر؟
جناب سپیکر: جی جی۔
معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: اس میں یہ ہے کہ جو میرے بھائی نے فرمایا، یہ میرے ساتھ بیٹھے ہیں اس مسئلے پر، ہم نے خود اس کو ڈسکس کیا ہے، اس نے میرے ساتھ بیٹھ کے ڈسکس کیا ہے اس بات کو، اس میں جو ہے جو میں کہہ رہا ہوں، میں نے اس کا جواب دیا ہے۔ اگر یہ بینک اکاؤنٹ کی بات کرتا ہے تو میرے کھاتے میں تو نہیں ہیں، میرے اکاؤنٹ میں تو نہیں ہیں، سرکار کا بینک ہے، سرکار کے کھاتے میں پڑے ہیں، وہ آپ ایک فریش سوال لے کے آئیں، اس کا جواب بھی ہم آپ کو دے دیں گے۔ جو سوال آپ نے کیا ہے، وہ جواب میں نے آپ کو دے دیا ہے۔
جناب سپیکر: چلو، میں ہاؤس، دے دیں مجھے۔ یہ دیکھیں ٹائم ہمارے پاس ختم ہو رہا ہے، کافی کوئسچنز پڑے ہوئے ہیں، آگے بھی جانا ہے ہم نے، جو اس قرارداد کے حق میں ہیں، وہ ہاں کہیں گے اور جو اس قرارداد کے مخالف ہیں، وہ ناں کہیں گے۔ میرے خیال میں آج سارا دن ووٹ کا، ووٹ کا دن ہے۔۔۔۔
سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر!
جناب سپیکر: جی جی، نلوٹھا صاحب۔
سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! یہ پورے صوبے کی کمیونٹی کے حوالے سے عسکر پرویز صاحب نے کوئسچن کیا ہے تو منسٹر صاحب سے بھی میں درخواست کرتا ہوں اور آپ سے بھی کہ جب اس کے اوپر ووٹنگ ہو گی تو

ظاہر بات ہے اس کا کوئسچن جو ہے، وہ تو نہیں ہو سکے گا۔ تو مہربانی کر کے اس کو اگر کمیٹی میں جس طرح وہ ریکویسٹ کر رہے ہیں تو ڈسکس ہو جائے گا، کچھ لوگوں کا فائدہ ہو جائے گا، غریب لوگوں کا فائدہ ہو جائے گا۔ اس کو آپ جانے دیں، جو اس میں سر! انہوں نے کہا ہے کہ مالی امداد کی تقسیم کو شفاف بنانے کیلئے اشتہار کے ذریعے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! میں بھی، کیونکہ ٹائم ہمارے پاس شارٹ ہے، کوئسچنز زیادہ پڑے ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! یہ بیماری کسی سے پوچھ کر نہیں آتی ہے کہ کب وہ بیمار ہو گا؟

جناب سپیکر: یہ میں، میں تو، ایک منٹ جی، میں عسکر پرویز صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں، عسکر پرویز صاحب۔۔۔۔

(شور)

جناب عسکر پرویز: ہاں جی سر! بالکل ٹھیک۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میں ایک منٹ، دیکھیں، سورن سنگھ صاحب! آپ بیٹھ جائیں جی، آپ بیٹھ جائیں، میری صرف ریکویسٹ ہے، عسکر پرویز صاحب! اس کے ساتھ بیٹھنے کیلئے تیار ہیں آپ کہ نہیں؟

جناب عسکر پرویز: نہیں سر! کمیٹی میں سر۔

جناب سپیکر: اچھا۔ Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? جو اس کے حق میں ہیں، وہ ہاں کہیں گے، جو اس کے مخالف ہیں، وہ ناں کہیں گے۔

Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Members: Yes.

Mr. Speaker: And those who are against it may say ‘No’.

Members: No.

Mr. Speaker: Defeated, defeated. Question No---

(Pandemonium)

Mr. Speaker: Askar Parvez Sahib, 2200.

(Pandemonium)

جناب عسکر پرویز: اس کو پہلے کر لیں، یہ ہاؤس میں ہمارے ممبرز زیادہ ہیں سر۔

جناب سپیکر: چلو، جو اس کے حق میں ہیں، وہ اٹھیں۔

(اس مرحلہ پر اراکین کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: جو اس کے خلاف ہیں، کاؤنٹ کر دیا؟

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

ایک آواز: 31۔

جناب سپیکر: 31۔ جو اس کے خلاف ہیں، وہ اٹھ جائیں جس نے 'No' کرنا ہے۔

(اس مرحلہ پر اراکین کھڑے ہو گئے اور گنتی کی گئی)

(تحریک مسترد کی گئی)

جناب سپیکر: 41-31، defeated۔ کوئسچن نمبر 2200۔ نماز کا ٹائم بھی جا رہا ہے، تھوڑا جلدی جلدی کریں۔ عسکر پرویز، 2200۔

* 2200 _ جناب عسکر پرویز: کیا وزیر اقلیتی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں مدارس و مساجد اور اقلیتوں کے مذہبی مقامات کیلئے صوبائی حکومت فنڈ جاری کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سال 2011 تا 2014 کے دوران اقلیتوں کی عبادت گاہوں کو جاری ہونے والے فنڈز اور عبادت گاہوں کے نام ضلع، تحصیل اور ٹاؤن کی سطح پر الگ الگ فراہم کئے جائیں؛

(ii) مدارس و مساجد اور اقلیتوں کے مذہبی مقامات کو جاری ہونے والے فنڈز میں کیا فرق ہے اور فنڈز جاری کرنے کا طریقہ کار بھی واضح کیا جائے؟

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) فنڈز کی مطلوبہ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) مدارس و مساجد اور اقلیتوں کے مذہبی مقامات کی مرمت و بحالی کیلئے حکومت سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت علیحدہ علیحدہ فنڈز مختص کرتی ہے۔ اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے ایم پی ایز سے مذہبی مقامات میں

ترقیاتی کاموں کے حوالے سے تجاویز طلب کی جاتی ہیں،ان تجویز شدہ بحالی اور مرمت کے کاموں کا باقاعدہ پی سی ون محکمہ تعمیرات ومواصلات سے تیار کرایا جاتا ہے اور ان سکیموں کی ڈی ڈی ڈبلیو پی سے منظوری کے بعد محکمہ خزانہ سے فنڈز مہیا کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے، فنڈز مہیا ہونے پر اس رقم کو منظور شدہ سکیموں پر کام کرنے کیلئے محکمہ تعمیرات ومواصلات کو مہیا کیا جاتا ہے۔

جناب عسکر پرویز: سر، یہ کوئسچن نمبر 2200 ہے، سر! اس کا جواب تو انہوں نے کافی تفصیل سے دیا ہے لیکن انہوں نے اس میں لکھا ہے کہ ہم لوگ ایم پی ایز سے تجاویز طلب کر لیتے ہیں لیکن اس میں طریقہ کار یہ کرتے ہیں کہ سارا جب طریقہ کار مطلب اپنی طرف سے یہ مکمل کر لیتے ہیں، اس کے بعد ہی ہم ایم پی ایز کو' آن بورڈ' کرتے ہیں، تو یہ آج کل کا ٹائم ہے، اگر یہ بجٹ بنانے سے پہلے ہم سے تجاویز طلب کریں تو وہ زیادہ بہتر ہوگا، باقی جواب ان کا کافی مکمل ہے۔ان سے میری درخواست ہے کہ ذرا بجٹ بنانے سے پہلے تجاویز لے لیا کریں۔

جناب سپیکر: سورن سنگھ صاحب۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: بالکل میں متفق ہوں آپ سے کہ بجٹ سے پہلے ہمیں بیٹھنا چاہیئے اور ہماری جو تجاویز ہیں، وہ بجٹ میں شامل ہونی چاہئیں، اس پر ہم تینوں بیٹھ کے اس مسئلے پہ ہم خود بات کر لیں گے جی۔

جناب سردار حسین (چترالی): جناب سپیکر! ایک سپلیمنٹری کوئسچن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین (چترالی): سورن سنگھ، سر، سیکنڈری کوئسچن۔ یہاں پہ اقلیتوں میں کیلاش کو شامل نہیں کیا ہے آپ نے، کیلاش برادری کو۔ آپ نے گوردواروں، آپ نے مندروں اور دوسروں کیلئے دیا ہے، یہ دس ہزار کیلاش جو چترال میں رہتے ہیں، انہیں آپ اس رپورٹ میں مجھے بتادیں کتنے پیسے دیئے ہیں آپ نے؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی عسکر پرویز صاحب! آپ مطمئن ہیں؟

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر! اس سلسلے میں یہ میرے ساتھ ملاقات کرنا پسند کریں گے؟
جناب سپیکر: یہ آپ ٹائم بتادیں اس کو جی۔
جناب عسکر پرویز: میٹنگ سر! کب تک Call کریں گے یہ اس حوالے سے سر! اگر یہ بتادیں تو؟
معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: میٹنگ، یہ آپ پہ Depend کرتا ہے، آپ آج کرنا چاہیں تو آج بھی تیار ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2201، کوئسچن نمبر 2201، عسکر پرویز 2201۔
* 2201 _ جناب عسکر پرویز: کیا وزیر اقلیتی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور سمیت صوبے کے دیگر اضلاع کے اقلیتی طالب علموں کو سکالرشپ دیا جاتا ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2010 سے 2014 تک جن طالب علموں کو سکالرشپ کیلئے طریقہ کار اور اقلیت ہونے کے ثبوت کے طور پر کیا طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): (الف) جی ہاں۔
(ب) محکمہ اقلیتی امور خیبر پختونخوا سالانہ ترقیاتی پروگرام کی سکیم "خیبر پختونخوا میں اقلیتی طلباء کیلئے وظائف کا پروگرام" کے تحت اقلیتی طلباء و طالبات کو وظائف دیئے جاتے ہیں تاہم یہاں یہ واضح کیا جاتا ہے کہ وظائف کی سکیم کا آغاز سال 13-2012 سے ہوا۔ محکمہ ہذا نے صوبے میں قائم تمام سرکاری، غیر سرکاری یونیورسٹیوں، ڈائریکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن اور دیگر اداروں سے ایک خط کے ذریعے اہل اقلیتی طلباء و طالبات سے درخواستیں طلب کیں، مندرجہ ذیل کوائف رکھنے والے اقلیتی طلباء و طالبات وظائف کے حقدار ہوں گے:

1۔ تعلیمی معیار: پی ایچ ڈی
پروفیشنل (میڈیکل، انجینئرنگ وغیرہ)

بیچلرڈگری

انٹرلیول، ٹیکنکل ڈپلومہ

2۔ گزشتہ امتحان میں کم از کم 50% نمبر حاصل کئے ہوں۔

3۔ درخواست متعلقہ تعلیمی ادارے کے سربراہ سے تصدیق شدہ ہونی چاہیئے۔

4۔ درخواست دہندہ خیبر پختونخوا کا مستقل رہائشی ہو۔

سکالرشپ کی تقسیم کے وقت طالب علم تصدیق شدہ سٹوڈنٹ کارڈ، شناختی کارڈ یا دیگر اسناد بطور ثبوت پیش کرتا ہے، نیز جن طلباء و طالبات کو 13-2012 میں وظائف دیئے گئے ہیں، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ سال 14-2013 میں مذکورہ سکیم کے تحت وظائف کی تقسیم بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر بروقت نہ ہو سکی، اب ان درخواستوں پر سال 15-2014 کی وصول شدہ درخواستوں کیساتھ کارروائی کی جائے گی۔

جناب عسکر پرویز: سوال نمبر 2201 ہے سر۔ سر! اس میں یہ جواب انہوں نے دیا ہے اس میں، میرے سوال کے اندر یہ مکمل نہیں ہے۔ سوال تھا اقلیت ہونے کے ثبوت کے طور پر یہ لوگ کیا طلب کرتے ہیں؟ اس میں بہت سارے نام ایسے ہیں جیسے مطلب اب جس طرح میرا نام ہے عسکر پرویز، اگر سننے سے پتہ نہیں چلتا کہ بھئی آیا یہ کرسچن ہے، ہندو ہے یا مسلم ہے، اب ان سے میں نے پوچھا تھا کہ بھئی یہ جب کسی کو بھی سکالرشپ Provide کرتے ہیں تو اقلیت کے ثبوت کے طور پر کیا حاصل کرتے ہیں؟ تو اس کا جواب انہوں نے مجھے نہیں دیا۔ ساتھ جو لسٹیں لگی ہیں، ان میں بھی کوئی ایسی بات انہوں نے نہیں بتائی کہ بھئی یہ یہ لوگ جو ہیں، یہ اقلیت ہیں، یہ کرسچن ہیں، ہندو ہیں، مسلم ہیں۔ مثلاً سر! یہ ایک فیصل ولد رفیق جاوید ہے، اس کا اب یہ کیسے پتہ چلے گا کہ بھئی یہ کرسچن ہے؟ تو اس کیلئے ہم لوگوں نے ان کو بہت ساری تجاویز دی تھیں کہ بھئی ان تجاویز کے ذریعے اگر آپ کو یہ بھی پتہ چلے گا کہ بھئی یہ کرسچن ہے لیکن وہ ہماری تمام تجاویز جو تھیں، وہ انہوں نے Reject کر دیں۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ یہ اگر کمیٹی میں چلا جائے، کمیٹی جو ہے ایک جامع تجاویز بنا کے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کرے، پھر ڈیپارٹمنٹ جو ہے ان پر عملدرآمد کرنے کیلئے پابند ہوگا۔ تو میری ریکویسٹ یہ ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! سردار سورن سنگھ۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: سر! اس پہ تو ایک بات ہے، اس کو، ایک بات تو یہ کہہ رہے ہیں کہ کیسے پتہ چلے گا کہ یہ اقلیت میں ہے یا یہ مسلم ہے یا نان مسلم ہے، سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس یونیورسٹی سے، جس کالج سے، جس سکول سے اس کا پرنسپل یہ لکھ کے بھیجتا ہے کہ یہ شخص میرے پاس اقلیت کا بندہ ہے تو اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے سر کہ ایک پرنسپل بھیجتا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ عسکر پرویز صاحب سے میری بات ہوئی تھی، انہوں نے کہا تھا کہ ایک Proforma ہم تیار کریں گے اور اس Proforma کے Through بس ہم یہ آگے کیلئے کریں گے لیکن میں نے یہ کام ان کے ذمے لگایا تھا، انہوں نے خود کہا تھا کہ میں تیار کروں گا لیکن ڈیڑھ سال میں وہ Proforma بھی ابھی تک ہمیں نہیں ملا۔ اب یہ بیٹھیں، جیسا طریقہ یہ اختیار کرنا چاہتے ہیں، ان کے ساتھ بیٹھنے کو میں تیار ہوں لیکن طریقہ کار یہ ہے کہ، یہ طریقہ یہ ہے کہ انسٹی ٹیوشن کا جو پرنسپل ہے، وہ ہمیں بھیجتا ہے کہ میرے اس ادارے میں اتنے اقلیت ہیں اور اس اس کلاس میں اور یہ یہ گریجویشن حاصل کر رہے ہیں تو ہم ان کے Through ڈیپارٹمنٹ پھر ان کو سکالرشپ دیتا ہے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عسکر پرویز: سر! میں ریکویسٹ کروں سر۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب عسکر پرویز: سر! یہ جس Proforma کا منسٹر صاحب ذکر کر رہے ہیں، اس Proforma کو میں نے تیار بھی کیا ہے، اس کے مطابق میں نے ان کے پاس سکالرشپ کے فارمز بھی جمع کروائے ہیں۔ اس کے اندر جو ہے ایک تو پرنسپل کی تصدیق تھی، اس میں ایم پی اے کی تصدیق تھی، اس میں چرچ کے پادری کی یا مندر کے پنڈت کی، ان تینوں کے Countersign موجود تھے، وہ ساری کی ساری Applications میں نے ان کے پاس جمع کروائی ہیں اور ان کے ڈیپارٹمنٹ کے پاس وہ موجود ہیں۔ جب میں نے ان سے ریکویسٹ کی کہ بھئی ان درخواستوں کے اوپر عملدرآمد کیا جائے تو انہوں نے اس کو Reject کر دیا ہے۔ تو میری درخواست یہ ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیجیں، کمیٹی ایک جامع تجاویز بنائے گی جو کہ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کرے گی اور ڈیپارٹمنٹ پھر پابند ہو گا کہ اس پر عملدرآمد کرے۔

جناب سپیکر: جی سردار صاحب! جلدی بتائیں یہ، جلدی۔

معاون خصوصی برائے اقلیتی امور: یہ جو بات کر رہے ہیں سر، یہ سراسر میں اس کو اب کیا کہوں کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے فارم دیا ہے اور اس نے Reject کیا ہے، یہ مجھے افسوس ہے اس بات کا کہ آج تک میں انتظار میں بیٹھا ہوں کہ یہ کب مجھے Suggestions دیں گے، یہ خود بتائیں، آئیں میرے ساتھ بیٹھیں، میرے ساتھ بیٹھیں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Questions` time is over, Questions` time is over, Questions` time is over.

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

2198 _ جناب صالح محمد: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال بذریعہ قرعہ اندازی 200 صوبائی ملازمین کو سرکاری اخراجات پر فریضہ حج ادا کرنے کیلئے بھیجتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ سال کل کتنے صوبائی ملازمین کو سرکاری اخراجات پر فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے بھیجا گیا تھا، نیز اگر جواب نفی میں ہو تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور): (الف) جی نہیں۔

(ب) گزشتہ سال سرکاری خرچ پر سرکاری ملازمین کو حج پر نہیں بھیجا گیا تھا کیونکہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے ایک کیس Suo moto case No. 24/2010 میں اپنے فیصلے مورخہ 8 اپریل 2011 میں سرکاری اخراجات پر سرکاری ملازمین کے فریضہ حج کی ادائیگی پر پابندی عائد کر دی تھی۔ (تفصیل حکومت پاکستان وزارت مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی کی چٹھی No.4(1)/2012-PW/ Islambad, the 25th September 2013 کے ذریعے ملاحظہ کی گئی)۔

جناب سپیکر: بریک اور بریک کے بعد جو ہے نا۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ یہ چھٹی کی کچھ درخواستیں آئی ہیں، پہلے میں چھٹی کی درخواستیں رکھتاہوں: میڈم نادیہ شیر صاحبہ، پارلیمانی سیکرٹری؛ جناب اعظم درانی صاحب، 13-01-2015؛ جناب انور حیات خان، ایم پی اے 13-01-2015؛ جناب میاں ضیاءالرحمان صاحب، 13-01-2015؛ جناب صالح محمد خان، ایم پی اے 13-01-2015؛ جناب یاسین خان خلیل 13-01-2015؛ میڈم دینا ناز صاحبہ، 13-01-2015۔ منظور ہیں جی؟

اراکین: منظور ہیں۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بابر، جی اکبر حیات۔

ارباب اکبر حیات: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ایک منٹ میں وضاحت کروں کہ ابھی ہم نے تمام جو ہمارے معزز اراکین ہیں، ان کے ساتھ مشورہ کیا ہے، یہ بل ہم لیں گے، باقی ایجنڈا ہم اس کو پینڈنگ رکھیں گے۔ آپ بات کر لیں جی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سپیکر صاحب! تاسو ما سره وعده اوکړه چې دا دغه به پاس کوؤ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اؤ اؤ، هغه پاس کوؤ کنه جی، هغه به کوؤ۔ یو منټ دوئ د خبرې اوکړی نو۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب! څنګه چې اجلاس شروع شو، د دې نه وړاندې زمونږه سلیم صاحب قرارداد پیش کړو او په قرارداد کښې ئے دا اووئیل چې په دې باندې عملدرآمد نه کیږی، هغه خو یو وروستو خبره ده، جناب سپیکر صاحب! تاسو په دې چیئر باندې ناست یئ، تاسو رولنګ دا ورکړے وو چې د نن پس که په دې ګیلرئ کښې سیکرټری نه وو یا ډپټی سیکرټری نه وو یا آئی جی نه وو یا ډی آئی جی نه وو، زه به د دوئ خلاف سخت ایکشن اخلم۔ تاسو دا اوګورئ جی په ګیلرئ کښې یو سیکرټری به تاسو ته ښکاره نشی چې دلته ناست وی، آیا اسمبلئ ته دوئ په کوم نظر باندې ګوری؟ نن زمونږ چیف منسټر صاحب دا دے په کرسئ باندې ناست دے، پکار ده چې دلته نور څوک هم چې یا

سی سی پی او د لته نا ست وے یا چیف سیکرټری وے یا چې کوم دے آئی جی د لته نا ست وے۔ د دې نه مخکښې اسمبلیانې چې مونږ کتلی دی او مونږ به دې ګیلرئ کښې نا ست وو، مونږ به فخر محسوسولو چې زمونږه اسمبلی یو معتبره اسمبلی ده، دیکښې خو مونږ ته داسې محسوسیږی چې مونږه د لته کښې ناظمان نا ست یو د ډسټرکټ کونسل او دا مخکښې مونږ ته ډی ایچ اوګان نا ست دی۔ جناب سپیکر صاحب، تاسو رولنګ ورکړے وو، تاسو د دې خپل رولنګ پاس اوکړئ او د دوئ، مطلب دے چې ایکشن واخلئ۔

جناب سپیکر: زه د چیف منسټر صاحب، د چیف منسټر صاحب توجه دې طرف ته راغوښتل غواړم، دا باقاعده رولنګ ما ورکړے وو۔ په دې وخت کښې د ایډمنسټریشن د طرف نه هیڅوک نشته دے، د ایګریکلچر د طرف نه هیڅوک نشته، د انوائرنمنټ د طرف نه، د ایکسائز ټیکسیشن د طرف نه، د انرجی اینډ پاور، هائر ایجوکیشن دا نشته، چې څوک هم دی نو زما په خیال باندې د دوئ خلاف ډسپلنری ایکشن واخلئ چیف منسټر صاحب۔

جناب پرویز خټک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! بالکل صحیح خبره ده چې ټولو ته حاضری پکار ده خو لیکن چې کوم د لته کوئسچنز راځی چې د هغې سیکرټری موجود وی یا څه قرارداد راځی نو بیا هغه، خو که تاسو ټول سیکرټریټ د لته غواړئ نو څه غواړئ چې هر څه بند پراته وی نو چې کوم Concerned، ګوره جی اصلی دا دے چې سپیکر صاحب د چیمبر نه یا سیکرټری اسمبلی هغه چې کوم کوئسچنز راځی چې د هغې سیکرټری موجود وی یا د کوم Concerned خبره راځی، هغه به ضروری وی، هغه Compulsory کړئ بالکل خو لیکن بالکل تاسو وایئ چې نه ټول سیکرټریټ بند کړئ او ټول د لته نا ست وی نو هغه Unfair خبره ده۔ اوس د ایکسائز خبره نه وی او د بل نه وی، د ایګریکلچر نه وی او د لته سیکرټری نا ست وی نو بې مقصده دے۔ نو کم سے کم که تاسو دا رولنګ ورکړئ او تاسو هر Week دا ټول پروګرام سیکرټریټ ته استوئ، هغه Concerned سیکرټریز ته، بیا رانشی نو زه دا ګارنټی درکوم چې هغه دفتر کښې به نه وی نا ست۔

جناب سپیکر: هغې کښې مونږ دا Decide کړې وه چې د چا بزنس وی، د هغې سیکرټری به موجود وی، د هغې به سینیئر کس موجود وی او چې د چا بزنس نه وی نو هسې دلته به حاضری وی چې اسمبلئ کښې کوم کوئسچن راځی نمائندګی به ئے خامخا وی خو کم ازکم د ډیپارټمنټ نمائندګی Must ده جی۔ ټهیک ده جی هغې باندې چې کوم دغه اوکړو۔ میډم، جی میډم ریزولیوشن۔

محترمہ معراج ہمایون خان: هغه دغه نه آن کیږی، اؤ جی اوس اوشو، اوس اوشو جی۔ ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، دا ریزولیوشن چې دے نو په دې باندې دستخط اوکړو، سردار حسین بابک صاحب هم اوکړو او محمود احمد بیټنی صاحب هم اوکړو، مفتی فضل غفور صاحب هم اوکړو، نجمه۔۔۔۔

Mr. Speaker: Rule---

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: Rule کی Suspension کر لیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ معراج ہمایون خان: سپیکر صاحب! Rule suspend کړئ او ما له ټائم راکړئ چې زه دا ریزولیوشن ټیبل کړم د هاؤس مخې ته۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member, to move their resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Please, Madam!

قرارداد

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ چونکہ ہمارے صوبے خیبر پختونخوا میں کرک، کوہاٹ اور ہنگو کے اضلاع میں تیل اور گیس کی پیداوار شروع ہو چکی ہے لیکن تیل اور گیس کی پیداوار کی کمپنیاں OGDCL-MOL پنجاب اور دیگر صوبوں سے لوگ لا کر بھاری تنخواہ پر بھرتی کر رہی ہیں، اسی طرح کاروباری سرگرمیوں میں بھی دیگر صوبوں کے لوگ لا کر ان کو مختلف قسم کے ٹھیکے بھی دیئے جا رہے ہیں جبکہ قانونی اور اخلاقی طور پر ان نوکریوں، ٹھیکوں اور کاروباری سرگرمیوں پر مقامی اور

خیبر پختونخوا کے لوگوں کا حق بنتا ہے کیونکہ قدرتی خزانے اللہ تعالیٰ نے اس دھرتی کے باسیوں کو عطا کئے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ کوہاٹ، کرک اور ہنگو کے علاقوں میں گیس اینڈ آئل کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں، ان علاقوں کے لوگوں کو تمام ملازمتوں میں بالخصوص مقامی افراد اور صوبے کے لوگوں کو ترجیحی بنیادوں پر بھرتی کیا جائے اور اس طرح سرگرمیوں اور ٹھیکہ جات میں بھی مقامی اور صوبے کے لوگوں کو اولیت دی جائے۔

دا جی ما سره ملک قاسم صاحب هم دستخط کړے دے چې کوم ایډوائزر دے د کرک نه، د دغې ډسټرکټ نه دے، نجمه شاهین هم د ساؤتھ نه ده او سردار حسین صاحب د چترال نه او انیسه زیب طاهر خیلی صاحبه، نو دا یو مشترکه زمونږه یو ریزولیوشن راغلے دے او زما ریکویسټ دے چې دا د پاس شی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously.

اچھا، آج ہم نے باقی سب ایجنڈے کو پینڈنگ رکھا ہے، یہ بل ہے، سب سے مشورے کے بعد، تو میں آنریبل منسٹر، آئٹم نمبر 8 اینڈ 9۔ شہرام خان۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ہیلتھ کیئر کمیشن مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

جناب شہرام خان {سینئر وزیر (صحت)}: شکریہ جناب سپیکر۔

I intend to move that the Khyber pakhtunkhwa, Health Care Commission Bill, 2015 may be taken into consideration at once please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Health Care Commission Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 to 34 of the Bill, therefore the---

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب! کلاز ټو کښې زما امنډمنټ دے۔

جناب سپیکر: کوم دے ، دا مونږ ته، سوری اچھا Only Clause 2۔ جعفر شاہ صاحب۔

Mr. Jafar Shah: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Clause 2, paragraph (g) may be substituted by the following namely,-
(g) "Dean" means the academic head of a medical teaching institution. Thank you.

جناب سپیکر: جی شہرام خان، منسٹر صاحب۔

سینئر وزیر (صحت): جناب سپیکر! میری ریکویسٹ ہو گی ایم پی اے صاحب سے، مجھے سمجھنے میں شاید وہ ہو، ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ جو ہے، اس میں جو انہوں نے کلاز موو کی ہے (2) That is sub-section، میں (k) Section کے بارے میں، آپ اس انسٹی ٹیوٹ کے Dean اور اس میں چلے گئے جی، پہلا جو لاء ہے، ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ کے بارے میں ہے، یہ آپ کی سائڈ پہ پڑا ہوا ہے، کلاز ٹو میں ہے، پلیز یہ Correct کر لیں گے آنریبل ایم پی اے۔

جناب سپیکر: جی، جعفر شاہ صاحب۔

Mr. Jafar Shah: Thank you, Sir. (Laughter) Thank you very much, Minister Sahib. I beg to move that in Clause 2, in paragraph (k), after the word "Homoeopathy" the comma and words "Paramedic Council" may be added.
Mr. Speaker: Ji, Shahram Khan.
Senior Minister (Health): Thank you, ji and agreed, ji.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment is adopted. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 3 to 34 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 34, sorry Clauses 3 to 34 may stand part of the Bill?

Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 3 to 34 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ہیلتھ کیئر کمیشن مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Honourable Senior Minister.

Senior Minister (Health): Thank you. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Health Care Commission Act, 2015 may be passed, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Health Care Commission Bill, 2015 may be passed with amendment? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed with amendment.

(Applause)

جناب سپیکر: اوس چې دے نو بسم اللہ۔ آئٹم نمبر 10 اینڈ 11: آنریبل سینئیر منسٹر، بنه د یکښې، اس میں مطلب دیکھناپڑے گا کہ تھوڑی بہت کمی بیشی آئی کیونکہ ابھی اس کو ہم نے پاس کیا تو اس کو تھوڑا دیکھنا پڑے گا۔ ابھی چونکہ مشورہ ہوا ہے، کچھ ہمیں ابھی نہیں ملا تو اس میں اگر کوئی آگے پیچھے ہے تھوڑا تو ہم اس کو چیک کرلیں گے۔ شہرام خان۔

سینئر وزیر (صحت): شکریہ جناب سپیکر! اور میں اراکین اسمبلی کا بل پاس کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں جی۔

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا میڈیکل اینڈ ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ریفارمز مجریہ 2015)

Senior Minister (Health): I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical and Teaching Institutions Reforms Bill, 2015 may be taken into consideration at once, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms Bill, 2015

may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been moved by any honurable Member in Clause 1 of the Bill. دا Correct کوئ کہ چرتہ دغہ راغی کنہ Correct کوئ ئے تاسو۔

Therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Madam Aamna Sardar, MPA, Madam Sobia Shahid, MPA, Madam Meraj Hamayun, MPA and Anisa Zeb, MPA, to please move their joint amendment in paragraph (g) of Clause 2 of the Bill, one by one.

میرے خیال میں ایک ایک وہ کریں۔ میڈم انیسہ زیب، کدھر ہے، میڈم انیسہ زیب؟ آمنہ سردار جی۔

Ms: Aamna Sardar: Thank you, Mr. Speaker. I would like to move this amendment that in Clause 2, paragraph (g) may be substituted by the following, namely,-

(g) “Dean” means the head of the Postgraduate Medical Institute.

جناب سپیکر: نہ یہ آپ لوگوں نے؟

محترمہ آمنہ سردار: ہو گیا، ہو گیا اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شہرام خان۔

سینئر وزیر (صحت): شکریہ جناب سپیکر۔ آنریبل ممبرز سے میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ ہم Agree کر چکے ہیں، آپ اور ہم ایک پیج پہ ہیں تو جعفر شاہ صاحب میرے خیال سے باقی آپ کر لیں کیونکہ یہ تو ہم Agree کر چکے ہیں کہ یہ ہم Withdraw کریں گے۔

جناب سپیکر: جی میڈم! یہ تو Agreed ہیں کہ آپ Withdraw کریں گے تو جو جو امنڈمنٹس آپ لوگوں نے Decide کی ہیں تو وہی پڑھیں۔ مولانا صاحب! ٹھیک ہے جی؟ جعفر شاہ، جعفر شاہ صاحب۔ یہ

سکندر خان اور ہم نے یہ Decide کیا جعفر شاہ صاحب پیش کرے گا کیونکہ وہ سارے Agreed ہیں۔ ٹھیک ہے جی۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر صاحب! ہم اس سے Agree ہیں کہ جعفر شاہ پیش کریں گے، وہ آتا جائے گا نمبر، تو پھر ہم آپ کو بتادیں گے Accordingly۔

جناب سپیکر: Withdraw کړل تا سو کنه؟

محترمہ آمنہ سردار: سر! یہ تو Withdraw ہو گیا ہے، یہ تو ہو گیا ہے۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Syed Jafar Shah, MPA.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Clause 2, paragraph (g) may be substituted by the following namely,-

(g) "Dean" means the academic head of the medical teaching institution. Thank you.

Mr. Speaker: Shahram Khan.

Senior Minister (Health): Agreed ji. I agree with the honourable Member ji.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Jafar Shah Sahib! Syed Jafar Shah, 9th amendment.

Mr. Jafar Shah: Clause 9, Sir.

Mr. Speaker: Clause 9.

Mr. Jafar Shah: I beg to move that in Clause 2, paragraph (h) may be substituted by the following, namely,-

(h) "Medical Faculty" means the basics science faculty and clinical faculty which include Senior Registrar and above as well as Principal of a College involved in teaching, training or patient care. Thank you.

Mr. Speaker: Shahram Khan.

Senior Minister (Health): Agreed ji.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. 13th amendment, Jafar Shah Sahib.

جناب جعفر شاہ: Clause 10 ہے سر! ایڈیشنل۔

جناب سپیکر: جی نہیں Thirteen, Clause 2 کبنی، Thirteen, serial thirteen۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: سر! یہ 9 نمبر پیش کیا گیا؟

جناب سپیکر: ہاں، ہاں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: صحیح ہے، تو یہ دوسری امنڈ منٹس تو آپ نے اناؤنس نہیں کیں۔

جناب سپیکر: وہ چونکہ، وہ تو جعفر شاہ صاحب نے ساری کچھ کی ہیں، وہ آپ نے Agreed کی تھیں نا؟

جناب جعفر شاہ: جی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: ہاں سر، وہ تو ٹھیک ہے سر! لیکن آپ نے تو ون بائی ون اناؤنس کرنی ہیں یا پھر اگر آپ نے کرنی ہیں تو ہمیں باقاعدہ ان کو Withdraw کرنا پڑے گا۔ رولز کیلئے تو یہ میرا خیال ہے کہ آپ اگر دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ مصروف تھیں تو میں نے۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: سوری سر۔

جناب سپیکر: میں نے ان سے بات کی اور سب نے وہ Withdraw کیں تو ہم نے یہ Suggest کیا کہ جعفر شاہ صاحب نے، چونکہ Agreement پہ پہنچے ہیں تو وہ پاس کریں تاکہ ہمیں ٹائم بھی تھوڑا بچت آجائے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: نہیں، وہ ٹھیک ہے سر، ہم Agreement میں پہنچے ہیں اور ہم اس میں سے Withdraw بھی کریں گے، ہمارا مقصد نہیں ہے لیکن Under the rules آپ ایک Go میں نہیں، One by one You will have to announce the amendment اور ہم اس کو withdraw کریں گے یا تو پھر جو 'انڈرسٹینڈنگ' پہ پہنچی ہیں، وہ بھی 'آن ریکارڈ' ضرور لائیں گے کہ

جہاں پہ انہوں نے یہ بتایا کہ یہ رولز میں اس چیز کو ایڈجسٹ کیا جائے گا۔ جب یہ رولز فریم ہوں گے تو یہ ریکارڈ میں لانا ضروری ہے سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو بہت بڑا ٹائم لے گا میڈم! وہ تو بہت بڑا ٹائم لے گا۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تو پھر یا تو اگر آپ دیکھ لیں، یہ تو ہے سر، قانون بہت بڑا ہے۔

جناب سپیکر: تو Kindly جی وہ آپ پھر ایک، آپ ایک مہربانی کریں، آپ چیک کریں، مطلب آپ دیکھیں آپ چیک کریں، اگر جعفر شاہ صاحب سے کوئی Missing ہوتی ہے تو پوائنٹ آؤٹ کریں آپ اس کو، آپ اس کو پوائنٹ آؤٹ کریں۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سر! ابھی، ابھی ہم نے سر! اپنا ورک دیا تو ہم نے ڈسکس کیا تھا اندر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ میڈیا میں آجائے گا نا، جی میڈیا میں آجائے گا، ہم کہیں گے کہ یہ جو۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: سر! اس میں اگر میں آپ کو بتاؤں کلاز 5 کی جو سب کلاز (3) ہے، نہیں کلاز 7، کلاز 5 کی سب کلاز (7) ہے، اس میں Agreement ہوا تھا کہ یہ اس میں Add ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ابھی، ابھی تو کلاز 2 ہو رہی ہے نا، وہ تو۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: ہاں، میں یہی پوچھ رہی ہوں کہ ابھی تک کلاز 2 چل رہی ہے Definition میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: یس، یس کلاز 2 ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اوکے، پھر ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: یہ سیریل نمبر 13، کلاز 2 میں، جی جعفر شاہ صاحب۔

Mr. Jafar Shah: Thank you ji. I beg to move that in Clause 2, paragraph (k) may be substituted by the following, namely,-

(k) “Health Care Services” means preventive, curative, promotive, rehabilitative Health Services and include diagnostic, support services, laboratory, accident and emergency, pharmacy and paramedic support;

Mr. Speaker: Ji, Shaharam Khan.

Senior Minister (Health): Agreed ji.

جناب سپیکر: اس میں امنڈمنٹ کس کس کی آئی تھی تاکہ میں اناؤنس کروں، ان کو پتہ چلے ٹھیک ہے اور کس کس نے اناؤنس کیا؟ (مداخلت) نہیں، جعفر شاہ صاحب کے علاوہ کسی نے اس میں، (مداخلت) نہیں نہیں، میں صرف وہ نام بتادوں گا، صرف آپ کو کہوں گا کہ آپ Withdraw (مداخلت) اچھا اس میں نہیں ہے، اس میں آپ لوگوں کی نہیں ہیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اس میں سر! ہم نے امنڈمنٹس دی ہیں۔

جناب سپیکر: Thirteen میں نہیں ہیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: Thirteen میں سر! ہم نے دی ہیں، آپ ABC پہ جائیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Two serial ہاں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: سر! ہم نے اس میں امنڈمنٹس دی ہیں۔

جناب سپیکر: (k) 2 ,(k) 2۔ طریقه دا کوؤ، یو منټ جی، زه به نوموته ټول اخلم ټهیک شو؟ چونکه جعفر شاه صاحب هغه سره چې کوم ډرافټ دے نو په هغې باندې Consensus دے، میډم! تاسو چیک کوئ، که چرته داسې څه غلطی راځی نو تاسو به ئې پوائنټ آؤټ کوئ، ټهیک شو جی کنه، نو مطلب دا دے چې لږ غوندې به ټائم بچت کیږی، اس میں تو کوئی نہیں ہے، اس میں صرف جعفر شاہ صاحب کی ہیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: نہیں سر! اس میں ہم نے ایک ایڈیشنل پیج پر لکھ کر دی تھیں۔

جناب سپیکر: Thirteen میں؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جی ہاں۔

جناب سپیکر: Thirteen میں نہیں ہیں آپ کی؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: نہیں سر! ہماری سب Thirteen میں تمام، اگر آپ اجازت دیں ہم نے جو امنڈمنٹس دی ہیں سر، اس کو ہم نے Renumber کیا ہے، ساری کی ساری کو کلاز 2 میں جو، A سے لے کے U تک ہم نے اس کی Renumbering کی ہے۔ اب آپ کے ساتھ Agreement کے ساتھ ہم سب کی، اس میں آمنہ سردار صاحبہ بھی ہیں، ثوبیہ شاہد بھی ہیں، معراج ہمایون بھی ہیں اور میں بھی ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: ہم نے ان میں ہر ایک میں کی ہے، (k) میں بھی آ گیا ہے اور پھر (k) میں ہمارے ساتھ باقاعدہ Decision ہوا تھا کہ اس میں Dean As well as یا Oblique Principal of College ہم نے Agree کیا تھا کہ یہ ہٹا دیں گے اور بقایا جو رہیں گی، وہ موجود رہیں گی۔

جناب سپیکر: جی جعفر شاہ صاحب اور آپ؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اس کے ساتھ ہم Agreement میں ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی جعفر شاہ صاحب! آپ کہیں تاکہ پھر منسٹر صاحب اس کو کریں۔

جناب جعفر شاہ: نہیں، یہ دوبارہ پڑھ لوں، وہ میں نے تو پڑھ لیا؟

Mr. Speaker: Okay ji. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

(Interruption)

جناب سپیکر: اچھا، نہیں میں صرف نام، 14th Amendment میں جو امنڈ منٹس آئی ہیں، وہ میڈم نجمہ شاہین، میڈم رومانہ جلیل، مسٹر محمود جان ایم پی اے ان تینوں کی آئی ہیں۔ اس میں جو جعفر شاہ صاحب۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: 17۔

جناب سپیکر: اچھا 14 میں، 14 میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 14 میں، 14 میں آپ ایک، اذان کے بعد جو ہے نا بات کریں۔

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: یہ میرے خیال میں آپ دو تین لوگ ساتھ بیٹھ جائیں، آپ تھوڑا Understand، یہ جعفر شاہ صاحب! یہ کنفیوژن نہ کریں نا چیک کر لیں اس کو۔

(اس مرحلہ پر جناب جعفر شاہ صاحب، محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی صاحبہ، محترمہ معراج ہمایون صاحبہ، وزیر صحت اور دیگر اراکین اسمبلی سیکرٹری اسمبلی کے سامنے جمع ہو کر امنڈ منٹس کے متعلق ڈسکشن کر رہے تھے)

(اس مرحلہ پر ایوان میں خاموشی)

جناب سپیکر: جی، جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: پہلے تو تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ (قہقہہ) مجھے میڈم جعفر شاہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں تمام ایم پی ایز سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھیں کیونکہ بہت اہم لاء پاس ہو رہا ہے تو آپ سب ساتھی جو ہیں نا، اپنی اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔ پلیز، پلیز، پلیز۔ فضل الہیٰ خان! پلیز، پلیز۔ لږ دا ډیر اهم دغه دے کنه ضروری ده چې، پلیز، پلیز۔ جی جی، جعفر شاه صاحب!

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب! تھینک یو ویری مچ۔ پہلے آپ نے میڈم جعفر شاہ کہا تو یہ میرے خیال میں ریکارڈ میں نہ آئے۔ (قہقہہ)

I beg to move that in Clause 2, after paragraph (m) ---

جناب سپیکر: جعفر شاه صاحب! جعفر شاه صاحب! په 14 او 15 باندې نومونه واخله چې چا چا دیکښې دغه کړی دی، نومونه واخله، 14 او 15 باندې او 16۔ 14، 15 او 16۔

جناب جعفر شاہ: کلاز 2 کے سب سیکشن 14 میں، 15 اور 16، اس میں نجمہ شاہین بی بی، رومانہ جلیل، محمود جان، ایم پی اے صاحب، 14 نمبر میں، 15 میں آمنہ سردار، ثوبیہ شاہد، معراج ہمایون خان اور مسز انیسہ زیب طاہر خیلی صاحبہ، انہوں نے اپنی ترامیم Withdraw کی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 16۔

جناب جعفر شاہ: 16 میں جناب سکندر شیر پاؤ صاحب، آمنہ سردار، ثوبیہ شاہد، معراج ہمایون خان اینڈ انیسہ زیب طاہر خیلی، انہوں نے اپنی ترامیم Withdraw کی ہیں، تو ابھی 17 کو میں موو کرتا ہوں:

That in Clause 2, after paragraph (m), the existing paragraph may be renumbered and a new paragraph may be added namely,-
"Principal" means the head of a College;

جناب سپیکر: شہرام خان۔

<u>Senior Minister (Health)</u>: Agreed ji.
<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill:

جعفر شاه صاحب، بنه ديكبنې نشته۔ آمنہ سردار، ثوبیہ شاہد، معراج ہمایون، انیسہ زیب، اچھا انہوں نے اپنی امنڈ منٹس Withdraw کی ہیں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> سر! ہم نے ابھی تک Withdraw نہیں کیں کیونکہ ہماری امنڈ منٹ اور جعفر شاہ کی امنڈ منٹ میں تھوڑا سا Wordings کا Difference ہے، ہمارے ساتھ ادھر اس کو مانا گیا اور ابھی بتا رہے ہیں سر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> انیسہ زیب میڈم! آپ چیک کر لیں، دیکھ لیں۔

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی:</u> کونسا سر؟ سوری کونسا نمبر؟

<u>Mr. Speaker</u>: Clause 3.
<u>Ms: Anisa Zeb Tahirkheli</u>: Clause 3.
<u>Mr. Speaker</u>: Clause 3.

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی:</u> جی سر، یہ بالکل We beg to withdraw this amendment۔

(Applause)

<u>Mr. Speaker:</u> Original sub-clause (2) of Clause 3 of the Bill stands part of the Bill. Sub-clause (1) and (2) of Clause 3 also stand part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Clause 4 stands part of the Bill. Amendment in Clause 5 of the Bill: Aamna Sardar, Sobia Shahid, Meraj Humayun, Anisa Zeb. Madam Anisa Zeb!
<u>Ms. Anisa Zeb Tahirkheli:</u> Mr. Speaker Sir, since this has been assured by the Health Minister that these Clauses are already in the best interest, therefore, we beg to withdraw this amendment.

Mr. Speaker: Amendment withdrawn, therefore, sub-clause (2) of Clause 5 stands part of the Bill. Mr. Sikandar Sherpao.

Mr. Sikandar Hayat Khan: I withdraw, Mr. Speaker Sir, as I agreed.

Mr. Speaker: Amendment withdrawn, therefore, sub-clause (2) of Clause 5 of the Bill stands part of the Bill. Aamna Sardar, Sobia Shahid, Meraj Humayun, Anisa Zeb, Madam Anisa Zeb, Anisa Zeb.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Mr. Speaker Sir, it already has been agreed by the Govrnment that this Clause will be there and the term of members from the private sector will remain as three year, so that has been incorporated already. So, I beg to move that this amendment may be incorporated in the Bill.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! منسٹر صاحب!

سینئر وزیر (صحت): مونږ وایو رولز کښې به راځی، I agree ji۔ Actually اس پر تھا کہ رولز میں اس کا ہو گا، ڈسکس کرنے کی ضرورت نہیں ہے، تو اس پہ Already agree ہو چکے ہیں تو آپ نے کہا تھا کہ اس میں کوئی چینجز کی ضرورت نہیں ہے، اس پہ ہم Agree ہوئے تھے بہر حال ایسا ہی رہے گا، کوئی مسئلہ، بہر حال I agree کوئی مسئلہ نہیں ہے جی۔

Mr. Speaker: Agreed. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Sub-clauses (1), (3) to (6), (8) and (9) of Clause 5 also stand part of the Bill. Amendment in Clause 6 of the Bill: Sikandar Khan.

Mr. Sikandar Hayat Khan: I Withdraw, Mr. Speaker Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn, therefore, original sub-clause (2) of Clause 6 stands part of the Bill. Second Amendment: Aamna Sardar, Sobia Shahid, Meraj Humayun, Anisa Zeb. Please Madam Anisa Zeb.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Mr. Speaker, that has been assured by the honourable Minister that these points will be taken care of in the rules to be framed later on, so we beg to withdraw this amendment.

Mr. Speaker: Withdrawn, therefore, original sub-clause (10) of Clause 6 stands part of the Bill. Sub-clauses (1), (3) to 9 of Clause 6 also stand part of the Bill. Amendment in Clause 7: Aamna Sardar, Sobia Shahid, Meraj Humayun, Anisa Zeb.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Mr. Speaker Sir, like the previous one the provision of this Clause is also going to be adjusted in the rules to be framed later on, so we beg to withdraw this from this Bill.

Mr. Speaker: Amendment withdrawn, therefore, original paragraph (k) of sub-clause (1) of Clause 7 stands part of the Bill. Paragraphs (a) to (j) and (i) of sub-clause (1) and sub-clause (2) and (3) of Clause 7 also stand part of the Bill. Amendment in Clause 8: Aamna Sardar, Sobia Shahid, Meraj Humayun and Anisa Zeb.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Mr. Speaker, in this Clause, sub-clause (1), paragraph (f) & (g), it has been assured or explained by the honourable Minister that the co-opted, there is a provision of co-opted member or members, as the case may be, so there is no need to specify these members separately, so we beg to withdraw this amendment-----

Mr. Speaker: Amendment withdrawn.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: That has already been settled because they said that under the co-opted members, this will be taken care of-----

Mr. Speaker: Amendment withdrawn.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: So that has been agreed that this will be included, these peoples or any other specified person will be adjusted in that-----

Mr. Speaker: Amendment withdrawn.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Not withdrawn but the Minister will explain that they had ensured that these cases will be adjusted under the co-opted members.

سینیئر وزیر (صحت): جناب سپیکر! میں کلیئر کر دوں۔ ایک تو آنریبل ایم پی اے صاحبہ سے ریکویسٹ ہو گی کہ Withdraw کریں کیونکہ رولز میں، Already law میں ہے کہ جو ممبرز ہیں، اگر اس طرح کے کوئی ممبرز کو ووٹ کی ضرورت ہو گی ٹیکنکل لوگوں کو بلانے کی، ان کو ہم Definitely بلائیں گے۔ اسی پہ سیکرٹری صاحب نے اور میں نے سارے ممبرز کو Agree کیا تو My request would be کہ ہوں

گے، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور ٹیکنکل لوگ ویسے بھی چاہیئے ہوں گے، We will do that.

Thank you.

Mr. Speaker: Madam!

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Honourable Minister had agreed that the categories mentioned here as members, two retired senior persons from medical profession to be nominated by the Government in consultation with stakeholders and a representative of civil society to be nominated by Government in consultation with stakeholder, definitely will be there but not separately under this Clause. They can be member, they will be co-opted as member under the provision of co-opted member or members, so we have been assured by the honourable Minister, so we beg to withdraw it from here with the assurance that they will be included under the co-opted members.

Mr. Speaker: Amendment withdrawn, therefore, original paragraph (f) & (g) of sub-clause (1) of Clause 8 stand part of the Bill. Mr. Sikandar Khan.

Mr. Sikandar Hayat Khan: Withdrawn.

Mr. Speaker: Amendment withdrawn, therefore, paragraph (g) of sub-clause (1) of Clause 8 stands part of the Bill. Paragraph (a) to (e) of sub-clause (1) and sub-clauses (2) & (3) of Clause 8 also stand part of the Bill. Syed Jafar Shah Sahib, Amendment in Clause 9:

Mr. Jafar Shah: Thank you Sir. I big to move that in Clause 9, sub-clause (2) may be substituted by the following, namely,-

(2) "The college shall be headed by a Principal and shall consist of Chairpersons of various departments of the college including all medical faculties in the college.

Mr. Speaker: Minister Sahib!

Senior Minister (Health): Agreed ji.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Third Amendment: Syed Jafar Shah Sahib.

جناب جعفر شاہ: اس میں ایک ان کی رہ گئی جی، دو نمبر۔ یہ آمنہ سردار، ثوبیہ شاہد اور معراج ہمایون خان۔

جناب سپیکر: ایک دفعہ چونکہ جعفر شاہ صاحب کی ہو گئی تو اسلئے ہم نے وہ کیا۔
Ms: Anisa Zeb Tahirkheli: Sir, we beg to withdraw it, because it was agreed upon.
Mr. Speaker: Okay, okay. Syed Jafar Shah Sahib.
Mr. Jafar Shah: Thank you, Sir. I beg to move that in Clause 9, sub-clause (3) may be substituted by the follwing, namely,-
"(3) In each college there shall be an academic council headed by principal to prescribe and set principles and standards for teaching, research, training, development of curriculum, undertaking scholarly activity, ensuring, ethical and moral standards, student affairs and admission in colleges." Thank you.

جناب سپیکر: شہرام خان! ایک منٹ، اس میں انیسہ زیب، ثوبیہ شاہد اور آمنہ سردار، معراج ہمایون کی بھی ہیں تو آپ ان سے ریکویسٹ کریں کہ Withdraw کریں، ٹھیک ہے جی۔
Senior Minister (Health): Thank you.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.
(The motion was carried)
Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Fifth Amendment: Syed Jafar Shah Sahib.

جناب جعفر شاہ: یہ ان کا ہو گیا، اچھا۔

جناب سپیکر: هغه Withdraw شو۔
Mr. Jafar Shah: I beg to move that in Clause 9, sub-clause (4) may be substituted by the following, namely,-
"(4) The Principal shall be appointed by the Board for a period of three years through merit cum seniority process on such terms and conditions and having such qualification and experience as the Board may prescribed."

جناب سپیکر: او دیکښې چې دے نو هم دغه شان د دې انیسه زیب، د آمنه سردار، ثوبیه شاهد او د معراج همایون امنډمنټس شته، تا سو Withdraw-----

سینیئر وزیر (صحت): Automatically withdraw شو۔
Mr. Speaker: Withdrawn, ji.
Senior Minister (Health): I agreed ji.

جناب سپیکر: نجمہ شاہین، ایم پی اے۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: سر! دیکبنې یو شے صرف دغه دے، د جعفر شاه صاحب دا دغه ټهیک دے But دا اخری چې دے As the Board may prescribe د شی، هغه Typo راځی او Prescribe, not prescribed ځکه چې هغه، بیا دغه ټهیک نه راځی۔

Mr. Speaker: Okay, okay. Shahram Khan! Agreed?
Senior Minister (Health): Ji.
Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.
Members: Yes.

جناب سپیکر: تاسو ستړی شوئ جوړې؟ Those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Eighth Amendment: Syed Jafar Shah Sahib.
Mr. Jafar Shah: Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 9, sub-clause (5) may be substituted by the following, namely,-
"(4) The Chairpersons of various departments for Medical Institutions shall be appointed by the Board for a period of three years through merit

اس میں سر! ایک چیز ہو گئی تھی کہ Through merit/seniority based process, from amongst the medical faculty on such terms and conditions and in such manner as may be prescribed."

جناب سپیکر: په دیکبنې چې دے نو آمنه سردار، ثوبیه شاهد، معراج همایون، انیسه زیب میډم او نجمه شاهین، رومانه جلیل اینډ محمود جان۔ انیسه زیب میډم۔

Ms: Anisa Zeb Tahirkheli: Clause 7, Sir?
Mr. Speaker: No 8.

Ms: Anisa Zeb Tahirkheli: 8. Sir, I beg to withdraw this Clause.

Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Ji, Shahram Khan.

Senior Minister (Health): If I am correct ji, Jafar Shah Sahib, he said that through merit/seniority, right! Merit / seniority ٹھیک شو جی۔ I just wanted to correct ji.

Mr. Speaker: Eleventh Amendment: Jafar Shah Sahib.

Mr. Jafar Shah: I beg to move that in Clause 9, sub-clause (6) may be substituted by the following, namely,-

“(6) The Dean, the Principal and the Chairpersons of various departments may be removed from the office by the Board, before the expiration of the period of three years, on such ground as may be prescribed.

جناب سپیکر: آمنہ سردار، ثوبیہ شاہد، معراج ہمایون، انیسہ زیب۔ سکندر خان، جی۔

Mr. Sikandar Hayat Khan: I withdraw, Mr. Speaker Sir.

Mr. Speaker: Thank you, ji.

Senior Minister (Health): Thank you, ji.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: As we have agreed upon earlier, we beg to withdraw this amendment.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Forteenth Amendment: Syed Jafar Shah Sahib.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Sir. I beg to move that in Clause 9, sub-clause (8) may be substituted by the following, namely,-

“(8) After the commencement of this Act, the working of Post Graduate Medical Institute shall be streamlined under the rules.”

Mr. Speaker: Madam Aamna Sardar, Sobia Shahid, Meraj Humayun, Anisa Zeb, Najma Shaheen, Romana Jalil and Mehmood Jan. Anisa Zeb Madam.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Sir, it was assured by the Minister that the PGMI will be streamlined and given autonomous status because already it means that it will have autonomous status so I hope it will be accepted.

Mr. Speaker: Sharam Khan! Agreed?

سینیئر وزیر (صحت): جی میں Correct کر لوں کہ بالکل ان کے Role کو Streamline کیا جائے گا اور اس کو کلیئر کیا جائے گا کہ کتنے Effectively یہ کام کر سکتے ہیں؟ تو جعفر شاہ صاحب بالکل آنریبل ممبر سے میری بات بھی ہوئی ہے اور اس کے Role کو بالکل Streamline کرنے کی ضرورت ہے، لہذا جعفر شاہ صاحب! I agree۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those---

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! یہ اٹانومی بورڈ انہوں نے کہا تھا Already ہوگا، One liner budget ہوگا اور باقی ان کی ایڈمنسٹریٹو اور فنانشل اٹانومی ہوگی تو اس کے آنے تک اگر یہ آگیا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ Decide ہوا تھا اور اس کا Role بھی We streamlined, we agreed upon that.

سینیئر وزیر (صحت): میں جی تھوڑا سا Correct کر لوں جی اس میں کیونکہ یہ اٹانومی انسٹی ٹیوٹس اور اس کی بات ہو رہی ہے تو ہم نے یہ کہا تھا کہ پی جی ایم آئی کے Role کو Streamline کیا جائے گا And this is what we agreed upon، تو اس کے Role کو اور بہتر کس طریقے سے کیا جا سکتا ہے، اس میں جو جو چیزیں آئیں گی Under the rules اس کو سپورٹ دی جائے گی اور اس میں Clarity لائی جائے گی۔ If I am correct and they understand ji۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: سر! لیکن Word انہوں نے یہی بتایا تھا There will be no interference، ان کو One liner budget دیا جائے گا اس کو، اس میں گورنمنٹ کا تو اوپر بجٹ میں Role ہوتا ہے لیکن یہی Assure آپ نے کیا، آپ نے کیا تھا کہ ان کو Streamline کیا جائے گا اور اس

کے اندر Already provision ہے اٹانومی کی، ابھی یہ جو جعفر شاہ صاحب کی Wording ہے-----

سینئیر وزیر(صحت): میں ایک چیز کلیئر کر دوں جی اٹانومی کی، (مداخلت) نہیں میں نے یہ کہا تھا اور میں پھر کہہ دوں کہ اس کے Role کو Streamline کیا جائے گا، Effective بنایا جائے گا، اس کی پرفارمنس، ٹیکنکل لوگ بیٹھیں گے، دیکھیں گے کہ کس طریقے سے اس کو بہتر بنایا جا سکتا ہے کیونکہ اس میں صرف پروفیسرز کی بات نہیں ہے یا ایک ڈین کی، پی جی ایم آئی کی بات نہیں ہے، We are talking about the future of TMOs، ان انسٹی ٹیوٹس میں ٹی ایم اوز کے Role کو کس طرح Effective بنایا جا سکتا ہے۔ Initially یہ تھا کہ اس کو ہماری جو Wording تھی کہ یہ Abolish کیا جائے گا اور Decentralize کیا جائے گا تو پھر Then we agreed upon کہ اس کے Role کو ہم نے Decentralize ہٹا کے، Abolish ہٹا کے ہم نے کہا کہ اس کے Role کو Streamline کیا جائے گا۔ اب Streamline means affective بنایا جائے گا، Clarity لائی جائے گی بہت ساری چیزوں میں اور وہ رولز کے تحت ہوگا، اسی مطلب، یہ ہم کہنا چاہتے ہیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: لیکن جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اس میں ایشورنس دی تھی کہ Autonomy is already there, Government will not interfere, it will have an autonomous status، ان کو One liner budget دیا جائے گا And within that they will be capable of handling their own affairs۔ باقی Streamline کرنے میں تو آپ ان کے Role کو ضرور Define کریں گے We all agreed on that---

سینئیر وزیر(صحت): دیکھیں جی، میں یہ پھر-----

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: But this was assured کہ ان کی اس چیز میں ضرور اٹانومی رکھی جائے گی۔

جناب سپیکر: اوکے، اوکے جی۔ شہرام خان، میرے خیال میں جو Agreed ہیں، میں اس کا-----

سینیئر وزیر (صحت): دیکھیں جی، جعفر شاہ صاحب کی جو امنڈمنٹ ہے، اس پہ میں Agree کرتا ہوں اور انیسہ زیب صاحبہ جو کہہ رہی ہیں کہ اس Role کو کیسے Streamline کیا جائے گا، وہ رولز میں بالکل کلیئر آجائے گا۔ اس میں بہتر طریقے سے ٹیکنکل لوگ بیٹھ کے اس کے Role کو Define کریں گے اور اس کو جس قسم کے لیول، اس کو Streamline کرنے کی ضرورت ہوگی، وہ ہم کریں گے تو اس پہ مطلب مجھے I am sorry ji، میں۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: To the extent, Sir کہ جس میں ان کی اٹانومی کو ضرور Intact رکھا جائے گا، یہ ضرور Assure کیا تھا۔

جناب سپیکر: میڈم! اس پہ ڈسکشن ہوگئی ہے اور میرے خیال میں۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (صحت): اس کو وہ، اٹانومس نہیں ہے، اس وقت وہ اٹانومس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ہاں۔

سینیئر وزیر (صحت): ان کا ایک Role ہے، یہ ضیاء الحق صاحب کے ٹائم میں بنایا گیا تھا، اس کے Role کو Define، ٹی ایم اوز اس کو Hire کرتے ہیں، اس کو پھر باقی ہاسپٹلز میں بھیجتے ہیں، اسی وجہ سے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کے Role کو Streamline، اب Streamline کا مطلب یہ ہے کہ ٹیکنکل لوگ بیٹھیں گے اور یہی 'انڈرسٹینڈنگ' ہوئی تھی کہ ان کے Role کو Streamline کیا جائے گا، پرفارمنس کو دیکھا جائے گا اور اس کی پرفارمنس کو بہتر بنانے کیلئے کہ کس طریقے سے ایک Effective طریقہ کار بنایا جائے، وہ ٹیکنکل لوگ رولز میں بیٹھ کے اس کو Define کریں گے کہ جی کس طریقے سے کیا جا سکتا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کی جو اٹانومی کا، میڈیکل انسٹی ٹیوٹس کا، یہ اس کا بل ہے، اس میں پی جی ایم آئی کی اٹانومی کی بات ہم نہیں کر رہے کیونکہ ہم اس میں لائے ہیں تو Role کو Streamline کیا جائے گا بہتر طریقے سے کہ ان کی پرفارمنس بڑھ سکے، تو یہی ہم کہہ رہے ہیں اور رولز میں جو بنایا جائے گا تو آپ تسلی رکھیں کہ ہر وہ چیز ہوگی جو سسٹم کی بہتری کیلئے ہوگی، کسی کے Against کوئی چیز نہیں ہوگی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! بالکل مجھے پتہ ہے، منسٹر صاحب کی Best intentions ہیں سر! لیکن جو جعفر شاہ صاحب ہیں، ان کے ساتھ ہماری Almost وہ ہے Except یہ کہ جب وہ رولز کی

بات کرتے ہیں تو اس میں تھوڑی سی Vagueness ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ان کا Autonomous status ضرور Intact رہنا چاہیئے، اگر ایک اس کو Streamline ہم کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس طرح ہے کہ شہرام خان! جب رولز بنائیں تو اس میں میڈم کو ضرور، مطلب اس میں شامل کریں تاکہ وہ اس میں بیٹھ جائیں آپ کے ساتھ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اس میں کوئی Government should not have a problem اور کچھ ایک آدھ پوائنٹ وہ دیکھیں۔

سینیئر وزیر (صحت): وہ ہم ان کو بتا دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے، جو کمیٹی ہے وہ رولز بنائے گی، آپ اس میں بیٹھیں گی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اچھا ہے، ٹھیک ہے جناب سپیکر! صحیح ہے لیکن اس میں اگر اٹانومی میں کوئی ورک نہیں ہونا چاہیئے، اٹانومی گورنمنٹ کے پاس ہی ہو گی، جب آپ بجٹ ان کو دیں گے One liner تو What's the harm in saying that its status will be autonomous، ہر ڈگری ایوارڈنگ انسٹی ٹیوشن اٹانومس ہے، ہماری یونیورسٹیز اٹانومس ہیں۔

سینیئر وزیر (صحت): I respect that whatever, I respect that you say، میرے کہنے کا مطلب، میں پھر وہ کرتا ہوں کہ پی جی ایم آئی کے Role کو Streamline کیا جائے گا، ٹیکنکل لوگ بیٹھیں گے۔ انیسہ زیب صاحبہ اگر بیٹھنا چاہتی ہیں اس میں، She is welcome، Debatable ہے کہ ان کے Role کو کیسے Streamline کیا جائے، کیسے اور بہتر طریقے سے ان کی وہ پرفارمنس، ان کیلئے کیا Steps لئے جائیں کہ ان کے Role کو اور بہتر بنایا جا سکے، سٹوڈنٹس کا Future secure کیا جا سکے And at the same time ہاسپٹلز میں جو یہ کام کر رہے ہیں، کس طریقے سے اس کو بہتر بنایا جا سکے؟ تو اس میں میرے خیال سے کوئی Duplication نہیں ہونی چاہیئے اور اس پہ ہم سارے Agree ہو چکے ہیں And I am۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اس میں ہم سب Agreed ہیں سر! اور بالکل یہ ایک ہی بات ہم کر رہے ہیں، منسٹر صاحب بھی اور ہم، صرف میرا پوائنٹ ہے، ایک Word، صرف Clarify ہو جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہت بڑا کام باقی ہے جی، پلیز۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: کہ گورنمنٹ کی Intention یہ ہے۔

جناب سپیکر: وہ آپ نے جو چیز Sensitize کرنا تھی، وہ آپ نے Sensitize کرلی ہے، وہ آپ نے اس پر پوری بات کی ہے اور جو آپ کے Concerns۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: وہ آئے گا تو نہیں نا سر، ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ جعفر شاہ صاحب اس امنڈمنٹ میں ہماری حمایت کریں۔

جناب سپیکر: جی، جعفر شاہ صاحب۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سر! ابھی بھی ہم کہتے ہیں کہ جب اٹانومی کی بات کر رہے ہیں اور انسٹی ٹیوشنز کی اٹانومی کی بات کر رہے ہیں تو پی جی ایم آئی کو کیوں ہوا میں ایسے لیٹ لیٹ کر رہے ہیں؟ تو بعد میں۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: آپ ضرور اس کو رکھیں کنٹرول۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ابھی Clarity کرلیں کہ Streamline کا مطلب کیا ہے، اس کو اٹانومس وہ کرنا چاہیئے۔

Mr. Speaker: Already agreed, agreed.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: It will have an autonomous، Already اگر آپ اس کو ڈگری ایوارڈنگ انسٹی ٹیوشن بنانا چاہتے ہیں تو There is no harm in making it an autonomous body.

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کے اوپر کافی ڈسکشن ہوئی ہے اور میڈم! آپ Kindly withdraw کرلیں، کافی ڈسکشن۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تو سر! ہمارے ساتھ تو یہی Agreement ہوا تھا، ہم تو سر، As per agreement جارہے ہیں، I don't know کہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (صحت): میں ایک ریکویسٹ کردوں جی کہ پی جی ایم آئی کو اگر اٹانومی دی جائے گی تو اس کیلئے ایک نیا ایکٹ لایا جائے گا، وہ اس میں نہیں ہوسکتا۔ میرے خیال سے میں کہنے میں اس کو بہتر طریقے سے Explain نہیں کر پا رہا ہوں کہ اگر پی جی ایم آئی کو اٹانومی ملے گی، حکومت Decide کرے گی کہ اس کو

اٹانومی دینی چاہیئے اور ساروں کی Obviously اس کو کرنا ہوگا، تو اس کیلئے پھر ہم ایک نیا ایکٹ لائیں گے۔ ادھر اس میں ہم ان کے Role کو Streamline کرنا چاہتے ہیں، یہ ایک Statement۔۔۔۔

جناب سپیکر: سکندر خان! میرے خیال میں ہمارے پاس بہت زیادہ پڑا ہے تو Kindly بہت ڈسکشن ہماری اس پہ ہو چکی ہے اور مزید میرے خیال میں ایک 'انڈرسٹینڈنگ' بنی ہے، اس کے مطابق چیزیں چلائی جائیں۔ میڈم! میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ Kindly کیونکہ بہت ڈسکشن ہو چکی ہے اس پہ، ابھی کام بھی زیادہ ہے تو مہربانی ہوگی جی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: یہ تو نہیں کہہ رہے ہیں کہ ایکٹ کے ذریعے ہی Streamline کریں گے بعد میں، رولز اور ایکٹ میں، لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ صرف اس لاء میں آئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈسکشن آپ کی ہوگئی ہے کافی اور اس پہ۔۔۔۔

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: It will have an autonomous status---

جناب سپیکر: تو کیا کریں ابھی اس کو؟ میرے پاس ایک ہی راستہ ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تو یہ منسٹر صاحب! میرا خیال ہے ہم نے ساری Withdraw کی ہیں اسی امید پہ۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ۔۔۔۔

سینیئر وزیر (صحت): میری پھر ریکویسٹ ہوگی جی، اگر اس کو اٹانومی دینی ہے تو اس کیلئے ہم ایک نیا قانون لائیں گے اور اس کے تحت پی جی ایم آئی کو اٹانومی ملے گی۔ اس وقت ہم اس کو صرف Streamline کر رہے ہیں۔ پلیز، میری ریکویسٹ ہوگی اپنے آنریبل ممبر سے کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! میرے خیال میں اس پہ ہماری کافی ڈسکشن ہو چکی ہے اور پھر ڈسکشن پہ ڈسکشن جو ہے نا، وہ مناسب ویسے۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: نہیں، تو سر! آپ تو وہاں موجود تھے، اسی پہ جو Explanation دی ہوئی تھی، انہوں نے کہا تھا کہ Already built in mechanism ہے، اٹانومس، ہم تو یہ نہیں کہہ رہے کہ آپ، انہوں نے کہا Already autonomy is ensured، صرف یہاں پہ I don't know کہ اس میں منسٹر صاحب اس طرح کیوں وہ لے رہے ہیں بخل سے کام؟ جبکہ ہم نے ساری ان کے

ساتھ ان باتوں پہ Agreement کیا ہے کہ Streamline آپ ضرور کریں لیکن It will have an autonomous status، یہ ایشورنس دینے میں آپ کیلئے کیا مسئلہ ہے؟

سینیئر وزیر (صحت): کیونکہ جی اس وقت میں وہ Commitment آپ کے ساتھ نہیں کر سکتا، جس پہ میں کلیئر ہوں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اٹانومی اگر دینا چاہیں گے تو اس کیلئے ایک نیا ایکٹ لایا جائے گا کیونکہ یہ ایک لیٹر کے ذریعے فضل حق صاحب کے دور میں بنایا گیا تھا اور اس کو With the passage of time, it has been 30 years or so کہ اس کے Role کو کیا گیا تو جب ہم Streamline کر رہے ہیں۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: بس سر! ایک منٹ انتظار کریں، وہ پرچی آگئی ہے، ایک منٹ۔

سینیئر وزیر (صحت): نہ پرچی کا مطلب، اس میں دیکھیں اس طرح ہے I am clear about it، میں بالکل کلیئر ہوں، میں جو کہہ رہا ہوں I am very clear about it and we agreed upon it, so my request, please کہ اگر اٹانومس بنایا جائے گا تو اس کیلئے نیا ایکٹ لایا جائے گا، اس وقت ہم اس کے، میں جی یہی کہہ رہا ہوں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اوکے، ٹھیک ہے We agreed کہ نیا ایکٹ لائیں گے لیکن یہاں پہ ایک Philosophical underrstanding آپ کے ساتھ ہے کہ آپ کم از کم اپنا وژن تو بتا دیں That it will have an autonomous status, I think سی ایم صاحب خود کچھ پوائنٹ ڈال دیں۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): تاسو کبنې یو کس دے کہ خلور یئ؟ (قہقہے) نو پلیز ون بائی ون کوئ چې د مسئلې حل را اوخی او سپیکر صاحب! مسئلہ حل شوې دہ۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ڈسکشن ہو چکی ہے اس کے اوپر کافی اور ایک 'انڈرسٹینڈنگ' بھی بنی ہے اور جعفر شاہ صاحب Read کریں، پھر Read کریں کہ کیا کیا آپ Suggest کرتے ہیں، جو آپ کی Proposal ہے، جو آپ کی امنڈمنٹ ہے، وہ ایک دفعہ پھر پڑھوا دیں جی۔ جی بتائیں، جی جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: کونسا والا تھا؟ وہ بہت پیچھے چلا گیا ہے۔

Mr. Speaker: Fourteen, fourteen.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ بھی اس میں Interested تھے۔

Mr. Speaker: Fourteen.

Mr. Jafar Shah: Thank you Sir. I beg to move that in Clause 9, sub-clause (8) may be substituted by the following, namely,-

"(8) After the commencement of this Act, the working of Post Graduate Medical Institute shall be streamlined under the rules."

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب جعفر شاہ: یہ ٹھیک ہے، It is very weak you think، نہیں اس میں سپیکر صاحب! یہ ہوا تھا کہ When the rules will be framed, it will be shared with the movers.

Mr. Speaker: Yes.

سینئر وزیر (صحت): میں جی، ایک بات کرتا ہوں۔

Mr. Jafar Shah: Before implementing the rules.

سینئر وزیر (صحت): ایک تو جعفر شاہ صاحب کی اس کلاز کے ساتھ، امنڈمنٹ کے ساتھ میں Agree کرتا ہوں۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں، اگر رولز ہم بنائیں گے جو ہم Definitely مہینے ڈیڑھ میں بنائیں گے، وہ ڈھکی چھپی بات نہیں ہو گی اور Definitely اگر آنریبل ممبرز ہمیں Input دیں گے، I will be there more than welcome، ہمیں تو سپورٹ کی ضرورت ہے، وہ ہمیں سمجھائیں، بتائیں اور ڈسکشن بھی ہوسکتی ہے اس پہ، ایک۔ دوسری بات یہ ہے کہ Presently PGMI کا Constitute کرنا، یہ Component ہے ایل آر ایچ کا، ٹھیک ہے جی؟ اٹانومس باڈی ہے، Already یہ ایل آر ایچ کے ساتھ ہے اور پی جی ایم آئی ایل آر ایچ کو دیکھ رہی تھی، پھر اس کے ساتھ ایچ ایم سی کو ڈالا گیا، پھر ٹی ایم اوز کا پورے پشاور کیلئے، پھر پورے صوبے کیلئے بنایا گیا تو اگر ہم یہاں پہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے Role کو Streamline کیا جائے گا، Means کہ Streamline کیا جائے گا، وہ Already LRH کے ساتھ تو Connected ہے، ایچ ایم سی کو اور باقی ٹیچنگ ہاسپٹلز کو ٹی ایم اوز دے رہا ہے، پھر اس کے Role کو میں Streamline کر رہا ہوں There is no harm in it۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ دیکھیں، میرے خیال میں یہ بالکل کلیئر ہے، Streamline and-----

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: I am very sorry کہ آپ، آپ کی جلدی ہونے کے باوجود میں اس کو I am trying to-----

سینیئر وزیر (صحت): یہ ایک ایگزیکٹیو آرڈر کے ذریعے پی جی ایم آئی بنایا گیا تھا۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جی بالکل، یہ میں نے بتایا ہے اور یہ بات بھی ڈسکشن میں آئی تھی کہ یہ اس وقت جنرل فضل حق کے زمانے میں ایک ایگزیکٹیو آرڈر پر ہوا ہے، We are very happy, we are extending all the cooperation، ہم اس کو Streamline کرنا چاہتے ہیں لیکن مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آرہی کہ منسٹر صاحب اس میں اتنا کچھ کر کے، اتنی Graciousness show کر کے اس چھوٹی سی چیز پہ بخل ہے There is some catch on it، وہ چاہتے ہیں کہ اس کو اٹانومس، اگر آپ Streamline کر رہے ہیں اور It is only limited to, Sir! It is only limited to LRH and HMC اور اس کو آپ یہ ایک Ambit میں پورا لانا چاہتے ہیں پورے-----

جناب سپیکر: اس کو پھر اس طرح کرتے ہیں کہ میں ہاؤس کے سامنے ڈالوں گا۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اس میں کیا حرج ہے، اس میں کیا حرج ہے کہ وہ آج-----

جناب سپیکر: کیونکہ اتنا وقت نہیں ہے اور میرے خیال میں اس کو میں ہاؤس کے سامنے ڈالتا ہوں کیونکہ اس کے اوپر وہ نہیں بن رہا ہے اور آپ نہیں Withdraw کر رہی ہیں تو پھر-----

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: چلیں ٹھیک ہے سر۔ We beg to withdraw this amendment اور جس طرح جعفر شاہ صاحب کہتے ہیں، آپ یہ Assure کریں کہ رولز کے اندر ہم نے اس چیز کو Ensure ضرور کرنا ہے۔ And we will have to give the Autonomy.

Senior Minister (Health): Thank you very much, ji.

جناب سپیکر: شہرام خان! یہ آپ Surety دے دیں۔

سینیئر وزیر (صحت): میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں یہ بتاؤں کہ جب Streamline اور یہ جو رولز ہم بنا رہے ہیں، ان میں یہ ہمیں Input دیں، ہم خوش ہوں گے جی، Input دینے میں ہمیں کیا حرج ہو سکتا ہے اور حکومت ایک ایسی پالیسی بنائے گی کہ بہتر طریقے سے سب چیزیں 'پرفارم' کریں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. 17^{th} amendment: Clause 10.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Sir. I beg to move that in Clause 17, sub-clause (1)-----

جناب سپیکر: یومنټ، یو منټ، زمونږه هم دا کاغذونه لږ ګډ وډ دی، لږ به راسره-----

جناب جعفر شاہ: بنه۔

جناب سپیکر: اؤ (قہقہہ) جی، جی کلاز 10۔ کلاز 10 کښې امنډمنټ چې دے نو نجمه شاهين، رومانه جليل، محمود جان، آمنه سردار، ثوبيه شاهد، معراج همايون، انيسه زيب۔ جعفر شاه صاحب، دا نور ميډم؟

جناب جعفر شاہ: یہ ان کا کیا ہوا میڈم کا؟

جناب سپیکر: انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: سر! اصل میں سارا کنفیوژن وہ 'نمبر نگ' کا ہے، جو ہمارے پاس ہیں، وہ ابھی دی ہیں انہوں نے لیکن اب آپ کونسی پڑھ رہے ہیں، 12 سر؟

جناب سپیکر: نہیں نہیں، 10، کلاز 10۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: کلاز 10 تو، اچھا، تو اس میں پہلے ان کی ہے، نجمہ شاہین، رومانہ جلیل اور محمود جان۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کی ہے، آپ کی بھی ہے اس میں؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: ہماری ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: دو نمبر پہ ہے۔

سینیئر وزیر (صحت): میں تھوڑا سا Add کر دوں جناب سپیکر! For correction-----

جناب سپیکر: جی جی۔

سینیئر وزیر (صحت): اس میں جی، We discussed اور جعفر شاہ صاحب کی امنڈمنٹ بھی ہے And Extra page میں ایک Extra page بھی ہے، انیسہ بی بی! ایک we agreed upon, ji. page ہے کلاز 10 کیلئے جس میں چینجز ہیں، اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سینیئر وزیر (صحت): وہ Five years کا جو ہے جی، Five years experience اور If you recall ji، جعفر شاہ صاحب کی امنڈمنٹ ہے کلاز 10 میں جی۔

جناب سپیکر: ہاں میڈم!

Ms: Anisa Zeb Tahirkheli: Ji Sir, I beg to move that the amendment in Clause 10, sub-clause (1) may be withdrawn.

Mr. Speaker: Ji, Jafar Shah Sahib.

جناب جعفر شاہ: سب کلاز (2) میں کسی کی نہیں ہے۔ Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Clause 10, in sub-clause (2), the words "at least five years" may be deleted and thereafter, after the word "Institution", the words "as may be prescribed" may be added.

Mr. Speaker: Shahram Khan.

Senior Minister (Health): Agreed, ji.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Third, Sikandar Sherpao Sahib, sub-clause (3) withdrawn?

Ms: Anisa Zeb Tahirkheli: Withdrawn, as agreed Sir.

Mr. Speaker: Fourth, withdrawn. Clause 11: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 11 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 11 stands part of the Bill. Clause 10 stands part of the Bill.

Senior Minister (Health): Thank you.

Mr. Speaker: Amendment in Clause 12 the Bill: Aamna Sardar, Sobia Shahid, Meraj Humayun, Anisa Zeb.
Ms: Anisa Zeb Tahirkheli: As assured by the honourable Minister that these provisions will be incorporated in the rules, I beg to withdraw this amendment.
Mr. Speaker: Withdrawn, therefore, original sub-clause (1) of Clause 12 stands part of the Bill. Syed Jafar Shah.
Mr. Jafar Shah: Thank you, Sir. I beg to move that in Clause 12, in sub-clause (2), the word, یہ 12 نمبر ہے نا جی؟ "at least five (05) years" may be deleted and thereafter, after the word "organization", the words "as may be prescribed" may be added.
Mr. Speaker: Shahram Khan.
Senior Minister (Health): Agreed.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Second Amendment: Mr. Sikandar Khan.
Mr. Sikandar Hayat Khan: Withdraw, Sir.
Mr. Speaker: Withdrawn, therefore sub-clause (3) of Clause 12 of the Bill stands part of the Bill, Clause 13 of the Bill, Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 13 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 13 stands part of the Bill. 14 also stand part of the Bill. Aamna Sardar, Sobia Shahid, Meraj Humayun, Anisa Zeb.
Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Sir, I beg to move that Clasue 14A-----
Mr. Speaker: 14A?
Ms: Anisa Zeb Tahirkheli: Ji Sir may be agreed upon by the Minister.
Mr. Speaker: Ji, Madam.
Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: May I should read it, Sir?
Mr. Speaker: Yes.

Ms: Anisa Zeb Tahirkheli: I beg to move that after Clause 14, the following new Clause 14A may be inserted namely,-

"14A. **Paramedics Director**.--- (1) Each Board shall appoint a full time, non-practicing Paramedics Director for a hospital for a period of three years on the recommendation of the Recruitment Committee, on such terms and conditions as the Board may determine; provided that no Board member shall be appointed as such.

(2) The Paramedics Director shall possess such qualification and experience as may be prescribed.

(3) The Paramedics Director may be removed from the office by the Board, before the expiration of the period of three years, on such grounds as may be prescribed.

(4) The Paramedics Director shall be required to attend each Board meeting as co-opted member with no right to vote, to make presentations of his respective activities and update the Board on any functions or activities as required by the Board.

(5) In performance of his functions, the Paramedics Director shall be responsible to the Board.

(6) The Paramedics Director shall not have any conflict of interest with such a position.

(7) The Paramedics Director shall be responsible for all paramedic functions, including training of paramedics, ensuring adequate paramedics staffing for all clinical needs, maintaining the highest paramedics' standards and performing regular audits of paramedic's functions.

(8) The paramedics Director shall perform such other functions as may be prescribed.

جناب سپیکر: شہرام خان۔

سینئر وزیر (صحت): میں جی تھوڑی سی Correction کر لوں جی۔ میڈیکل ڈائریکٹر جو پیرامیڈیکس ڈائریکٹر ہے، پیرامیڈیکس کے ساتھ بھی، ان کے ساتھ ہم Agree کر چکے تھے کہ It will be incorporated in the rules اور اسی پہ Agreement، آپ کو سمجھایا بھی تھا I think if you recall کہ میڈیکل ڈائریکٹر کی اس کو ہم کیا کہتے ہیں، رولز میں کلیئر کر دیں گے جی اور اس پر وہ بھی Agree ہو گئے تھے، یہ ڈسکشن ہوئی تھی۔ پلیز جی۔

جناب سپیکر: ہاں میڈم۔

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: My understanding was that we agreed upon having paramedics council in other laws that were passed but here probably it was agreed upon that we will incorporate that.

Senior Minister (Health): All right, ji. On the record, رولز میں ہوگا،اس کے ساتھ تم Agree کر چکے تھے کہ پیرامیڈیکس جو ہیں This will be their، Consent ہمیں آیا تھا اور اس کو ہم نے آنر کیا ہے اور رولز میں اس کو لائیں گے. جی تو I would request the honourable Member.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Agreed, Sir. I beg to withdraw this amendment.

Senior Minister (Health): Thank you very much.

Mr. Speaker: Amendment withdrawn, therefore, sub-clause (14A), withdrawn. Amendment in Clause 15 of the Bill: Aamna Sardar, Sobia Shahid, Meraj Humayun and Anisa Zeb.

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Like the previous one it was also assured, Minister Sahib has said that it will be adjusted in the rules, having a Finance Director and Laboratory Director and A & E Director, so I beg to move to withdraw this amendment from the---

Mr. Speaker: Ji withdrawn. Sikandar Khan.

جناب سکندر حیات خان: Withdrawn, Sir، بس اس میں صرف میراوہ یہ تھا کہ یہ جو فنانس کی انہوں نے کوالیفیکیشن رکھی تھی It should be related to Finance اس میں بھی آپ یہی موو کریں کیونکہ With a vague vote، اس لحاظ سے تو Withdrawn۔

جناب سپیکر: شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Amendment withdrawn, therefore original Clause 15 stands part of the Bill. Clause 16 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 16 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 16 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 16 stands part of the Bill. Syed Jafar Shah, amendment in Clause 17 of the Bill.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Sir. I beg to move that in Clause 17, sub-clause (1) may be substituted by the following, namely,-
"(1) After the commencement of this Act, all consultant working in government hospitals, clinics, imaging facilities and laboratories shall be given an option either to do their private practice within the hospitals, clinics, imaging facilities and laboratories of the Medical Teaching Institution or to do there private practice out side the hospital, clinics, imaging facilities and laboratories of the Medical Teaching Institutions, as the case may be. The option shall be exercised within a period of sixty (60) days after the commencement of this Act. The question of option shall be further streamlined under the rules.
Mr. Speaker: Ji, Shahram Khan!
Senior Minister (Health): Agreed, totally agreed.
Mr. Speaker: Sub-clause 1.
Senior Minister (Health): Totally agreed.

جناب سپیکر: سب کلاز ون ، اودې وئیل۔ اچھا، سکندر خان! اس میں آپ کی بھی ہیں اور آمنہ سردار، ثوبیہ شاہد، معراج ہمایون، انیسہ زیب، Withdrawn?

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: سر!

جناب سپیکر: جی جی، میڈم۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: سر، بس یہ Address ہو گیا اس میں، So we withdraw that۔

Mr. Speaker: Okay, withdrawn. Ji, Shahram Khan.
Senior Minister (Health): Thank you all for withdrawing their amendments and I have totally agreed, totally agreed with Jafar Shah Sahib.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.
Ms. Meraj Humayun Khan: It was decided that the rules will be framed within one month from the time of its passing i.e 12th February.

Mr. Speaker: Okay, okay. The fourth amendment: Syed Jafar Shah Sahib.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Sir. I beg to move that in Clause 17, sub-clause (3) may be substituted by the following, namely,-

"(3) The civil servants and the employees of the Medical Teaching Institutions, who do not opt for private practice within the premises of hospitals, clinics, imaging facilities and laboratories---

جناب سپیکر: وایم لائټ درته هم کار پریښنودو۔

Mr. Jafar Shah: Shall be allowed to do their private practice out side the premises of the hospitals, clinics, imaging facilities and laboratories of the Medical Teaching Institutions and shall not be entitled for any increase in adjustment, bonuses or other ancillary benefits."

جناب سپیکر: دیکښې چې دے نو میډم آمنه سردار، ثوبیه شاهد، معراج همایون او انیسه زیب او نجمه شاهین، رومانه جلیل اینډ مسټر محمود جان۔ میڈم! آپ----

Ms. Anisa Zeb Tahirkheli: Last Sir, but not the least. I beg to withdraw this amendment, Sir.

Mr. Speaker: Shahram Khan!

Senior Minister (Health): Thank you, Anisa Sahiba and all the respectable MPAs اور جعفر شاہ صاحب سے میں بالکل Agree کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clauses 18 to 26: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 18 to 26 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 18 to 26 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 18 to 26 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا میڈیکل اینڈ ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ریفارمز مجریہ 2015)

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Honourable Senior Minister.

Senior Minister (Health): Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical and Teaching Institutions Reforms Bill, 2015 may be passed, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that Khyber Pakhtunkhwa, Medical and Teaching Institutions Reforms Bill, 2015 may be passed with amendments? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Members: Yes.

جناب سپیکر: یہ ابھی تو تھوڑا تیز بولو نا؟

Members: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say ‘No’.

Members: No.

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed with amendments.

(Applause)

جناب سپیکر: مبارک ہو۔ میں آج تمام (مداخلت) ایک منٹ، تھوڑا مجھے بھی تقریر کرنے کا موقع دیں نا؟ میں آج تمام پارلیمنٹریز کا، تمام ممبران کا، ایک ایک کا اور خاصکر جس نے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے، ہماری جو خواتین ممبران اور خاصکر میڈم انیسہ زیب، معراج ہمایون، ثوبیہ شاہد اور آمنہ سردار، ثوبیہ شاہد، تو میں انہیں بھول نہیں سکتا۔ اس طرح نجمہ شاہین اور رومانہ جلیل اور خاصکر جعفر شاہ صاحب! آپ کی بہت بڑی محنت، میں سکندر خان! آپ کا زیادہ اور شہرام خان اور آپ کی تمام انتظامیہ کا شکریہ۔ شہرام خان کو میں ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ اچھا جعفر شاہ صاحب پہلے کریں، اس کے بعد آپ۔

سینیئر وزیر (صحت): Why not جعفر شاہ صاحب کا تو میں تابعدار ہوں جی۔

جناب جعفر شاہ: ایک پوائنٹ، ایک پوائنٹ Just one minute-----

جناب سپیکر: خطاب فرمائیں جی، پورا موقع ہے۔

جناب جعفر شاہ: ایک پوائنٹ یہ ہے کیونکہ گیلری میں کافی لوگ بھی بیٹھے ہیں، وہ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ بل ہم نے اتنا Important منظور کیا تو اس کے Benefits کیا ہوں گے، اس سے کیا میسج ہم دینا چاہتے ہیں

کمیونٹیز کو، لوگوں کو صوبے کے، اس سے ہمیں کیا ایسے خاص فائدے حاصل ہوں گے؟ تو میری منسٹر صاحب! آپ کی وساطت سے ریکویسٹ ہوگی کہ اس پر تفصیلی تھوڑی دس منٹ کیلئے روشنی ڈالیں آسان الفاظ میں۔

جناب سپیکر: شہرام خان! آپ تھوڑا اس بل کے بارے میں ایک مختصر بریفنگ بھی دے دیں اور شکریہ بھی۔

سینیئر وزیر (صحت): شکریہ جناب سپیکر۔ پہلے تو میں اس معزز ایوان میں جتنے بھی ممبرز ہیں اور Specially جنہوں نے امنڈمنٹس لائی ہیں، ان کا، اپوزیشن لیڈر، سردار صاحب اور سارے، نلوٹھا صاحب پارلیمانی لیڈر، چیف منسٹر صاحب، سراج صاحب نے بھی، آج یہاں بیٹھے ہیں ہمارے، تو سب اور سارے ممبرز کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، یہ اس ہاؤس کو میں مبارکباد دیتا ہوں۔ اس بل کے بارے میں یہ دو جو پاس ہوئی ہیں اور خیبر پختونخوا کے سارے لوگوں کو میں مبارکباد دیتا ہوں۔ اس کی وجوہات ہیں، وہ یہ ہیں کہ یہ وہ ایکٹ ہے جس کو بہت ٹائم لگا یہاں تک پہنچنے میں اور بہت زیادہ محنت کرنی پڑی، بہت زیادہ ڈیبیٹس ہوئیں، Brainstorming ہوئی، ڈسکشنز ہوئیں، ممبرز پارلیمنٹ کے ساتھ ہوئیں، ڈاکٹرز کے ساتھ ہوئیں، بہت دفعہ ہڑتالیں بھی ہوئیں اور حکومت کرنا کیا چاہتی ہے؟ یا اس ہاؤس سے جو پاس ہوا ہے بل، کریڈٹ سب کو جاتا ہے، میں سب کو مبارکباد دیتا ہوں، ہم چاہتے یہ ہیں کہ ہم اپنے سے اختیار لیکر، چیف منسٹر صاحب نے جس طرح بالکل واضح کہا ہے کہ ان لوگوں تک، ان انسٹی ٹیوٹس تک، اس جگہ میں وہ اختیار دیا جائے جہاں پر اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ یہ ڈاکٹرز، پیرامیڈیکس، نرسز سٹاف سیکرٹریٹ کے چکر لگانا، وہاں پر جانا اپنی فائل موؤ کرانا، ان کے چھوٹے چھوٹے مسائل کا ہونا، چھوٹی چھوٹی چیزوں کیلئے Permission لینا، وہ اس ایکٹ میں جو ہم ان کو اٹانومی دے رہے ہیں، وہاں پر ان کا Day to day جو بزنس ہوتا ہے، اس کو وہیں پر ڈیل کیا جائے گا ان شاءاللہ۔ بورڈ آف گورنرز بنائے جائیں گے جس میں ممبرز ہوں گے، وہ میرٹ پر لائے جائیں گے، یہ میری Commitment ہے اس ہاؤس کے ساتھ کہ ان شاءاللہ سو فیصد میرٹ کو Follow کیا جائے گا، پھر وہ جو ممبرز ہوں گے، وہ میڈیکل ڈائریکٹر اینڈ ہاسپٹل ڈائریکٹر جو Hire کریں گے، پہلے کی طرح ڈیپارٹمنٹ یا حکومت اس کو Hire نہیں کرے گی کہ اپنے چہیتوں کو لاکر

یہاں پر رکھا جائے اور وہاں پر لگایا جائے، بالکل بورڈ آف گورنرز کے پاس یہ اتھارٹی ہو گی جناب سپیکر! کہ وہ بالکل سو فیصد میرٹ پر Competent لوگوں کو یہاں پر لائے اور ہاسپٹلز کا اختیار ان کو دے۔ یہاں پر فنانس ڈائریکٹر جس طرح سکندر شیر پاؤ صاحب نے کہا، I totally agree with them کہ Vague نہیں ہو گا ان شاء اللہ بالکل کلیئر ہو گا کہ کس طریقے سے، کیا کوالیفیکیشن ہو گی فنانس ڈائریکٹرز کی یا باقی جو ڈائریکٹرز ہیں اور اس Criteria کے تحت ان کو Hire کیا جائے گا اور اس سے یہ ہو گا، اس سے دو چیزیں اور ہونگی، ایک تو یہ کہ آئی بی پی کو بڑا Controversial بنایا گیا، اس پر بڑی ڈیبیٹس ہوئیں، بڑے سٹرائیکس ہوئے، میرے خلاف بھی بڑا ایک تاثر پایا جاتا تھا یا کچھ اور لوگ جو ڈیپارٹمنٹ میں یا جو ہمیں ہیلپ کر رہے تھے کہ ڈاکٹرز کمیونٹی کے خلاف ہیں، بالکل نہیں ہیں۔ میں فلور آف دی ہاؤس کہہ رہا ہوں، کوئی کسی کے خلاف نہیں، ڈاکٹرز، پیرامیڈیکس، نرسز ہماری ٹیم کا حصہ ہیں، ہم ان کو عزت دیتے ہیں اور ان کو آنر کرتے ہیں، وہ ہماری ٹیم ہے جو Implement کرے گی یہ ساری چیزیں اور ان کی Consent کے ساتھ یہ ایکٹ یہاں پر پہنچا ہے الحمد للہ، ایک آدھ چیز ایسی ہو گی جو کلیئر نہیں، اس پر Agree نہیں ہوئے، باقی ساری چیزیں جو تھیں اس پر تقریباً Agree ہو چکے ہیں اور اس میں ہاسپیٹلز میں آئی بی پی Voluntary basis پر ہو گا، موجودہ جو سٹاف ہے اور نئے جو Induct ہوں گے، ان کو Compulsory کیا جائے گا۔ پہلے Initially ہم نے اس کو Compulsory کیا تھا بہر حال ڈاکٹرز کے ساتھ ڈیبیٹس کیں، انڈرسٹینڈنگ کے بعد اس نتیجے پر ہم پہنچے کہ Voluntary اور New comer compulsory ہو گا اور اس میں وجوہات یہ ہیں کہ At the same time ہم ہاسپٹلز کو بھی Built کریں گے، اس کے ضروریات کو بھی پورا کریں گے، ان کی ضروریات کو بھی پورا کریں گے اور جو ان کی ضروریات ہونگی ان شاء اللہ موجودہ بجٹ میں بھی اور آنے والے بجٹ میں بھی، ہم ان ضروریات پر Focus کریں گے ان شاء اللہ تاکہ لوگوں کو ہیلتھ کیئر جو ہے Proper طریقے سے Provide کی جاسکے۔ یہ ہمارے جو صوبے کے لوگ ہیں، یہ ہم سے سوال پوچھیں گے کہ آپ جب اسمبلی میں گئے، آپ کو ہیلتھ منسٹری ملی، آپ کو اختیار ملا اور آپ نے اس اختیار کا کس طریقے سے استعمال کیا؟ میں جناب سپیکر، فلور آف دی ہاؤس کہنا چاہتا ہوں کہ سو فیصد میرٹ کو ہم Follow کر رہے ہیں گریڈ 5 سے اوپر کو ہم این ٹی ایس کے

تھرو کروار ہے ہیں، کوئی نہیں ہو سکتا کہ منسٹر کا قریبی ہو تو وہ جا کر Job لے گا بلکہ جس کا حق ہو گا اس کو وہ Job دیا جائے گا۔ اسی طرح ان ہاسپٹلز، یہ اٹانومی ایکٹ، اس میں بھی یہی ہو گا۔ پرنسپل کے بارے میں بات کی گئی، اس کو بھی کلیئر کیا گیا اور پی جی ایم آئی، میں پھر سے یہاں پر کہہ دوں، پی جی ایم آئی کا Role ہم Streamline کرنا چاہتے ہیں، اس کو ہم کلیئر کرنا چاہتے ہیں، اس میں ہم Clarity لانا چاہتے ہیں کیونکہ ہمارے فیوچر کے جو ڈاکٹرز ہیں، سپیشلسٹس ہیں، وہ ٹریننگ میڈیکل آفیسرز، ان کے فیوچر کی بات ہے اور ہمارے لوگ جو ان ہاسپٹلز میں جاتے ہیں، ان کے فیوچر کی بات ہے تو اس کیلئے اس کے Role کو Streamline کرنا بہت زیادہ ضروری ہے جناب سپیکر! اسی وجہ سے اس ایکٹ میں اس کو لایا گیا۔ پہلے یہ ایک ایگزیکٹیو آرڈر کے تھرو بنایا گیا تھا اور ہم Initially یہ چاہتے تھے اور یہ پلان تھا کہ ایک پی جی ایم آئی نہیں، آٹھ پی جی ایم آئی کہ ہر ہاسپٹل میں ہونا چاہیئے کیونکہ جب آپ اٹانومی کی بات کرتے ہیں اور Decentralization کی بات کرتے ہیں تو اس میں جب ہم اپنے سے اختیار لے رہے ہیں تو پھر اوروں کے، Politician کے پاس اختیار ہوتا ہے منسٹر کے پاس، ایک منسٹر ایک صوبائی حکومت کہہ رہی ہے کہ اختیار نیچے لیول پر اس کو دیا جائے تو اس میں Clarity آنی چاہیئے۔ ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں پھر بات ختم کروں گا۔ جناب سپیکر! لوگوں کو کیا فائدہ ہو گا، ان کو ڈاکٹرز ٹائم پر ملیں گے ان شاء اللہ۔ دوپہر کو اگر کنسلٹنٹ کی ضرورت ہو گی، بارہ بجے کنسلٹنٹس نہیں ہوتے، ان شاء اللہ اس ایکٹ کے تحت بورڈ آف گورنرز اگر چاہیں گے کہ ان کو کنسلٹنٹ کی ضرورت ہے، وہ کنسلٹنٹس Hire کر سکیں گے، شام کو ادھر ان کو غریب لوگ آتے ہیں ان ہاسپٹلز میں جناب سپیکر، امیر کہیں بھی چلے جا سکتے ہیں، میرے اور آپ کی طرح لوگ کہیں بھی باہر جا سکتے ہیں اور وہ علاج کر سکتے ہیں۔ ہماری Priority وہ لوگ ہیں جو نہیں Afford سکتے اور ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں کہ جس نے اس سسٹم کو تباہ کیا، برباد کیا، وہ آخری سانسیں اسی ہاسپٹل میں لے رہے ہوتے ہیں، میں ان میں سے ایک نہیں بننا چاہتا، ان شاء اللہ میں وہ کام اور اس پورے ہاؤس نے مل کے کیا ہے، ان کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے آج وہ ایکٹس پاس کئے دونوں، جس سے سسٹم مضبوط ہو گا، غریب لوگوں کو، عام پاکستانیوں کو، خیبر پختونخوا کے لوگوں کو صحت کے مواقع بہتر طریقے سے ان شاء اللہ ملیں گے۔ فائدہ ہی فائدہ ہو گا، ڈاکٹرز کو بھی ہو گا، نرسز، پیرامیڈیکس اور باقی سٹاف کو

بھی And above all لوگوں کو فائدہ ہوگا ان شاءاللہ۔ جناب سپیکر! میں سب کا شکریہ ادا کردوں اور سب کو میں مبارکباد دینا چاہتا ہوں اس فلور آف دی ہاؤس کہ پورے صوبے کو اور اس ہاؤس کو مبارک ہو کہ انہوں نے اس ایکٹ کو پاس کیا بہت محنت کے بعد۔ یہاں اور یہ بات کہہ دوں، جس نے اس میں محنت کی ہے، ان لوگوں کا میں خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں، کچھ اور ہیں، بہت سارے لوگ ہیں، انہوں نے بڑی سوچ بچار دن رات محنت کرکے، میں نے ان کو صحیح تنگ کیا ہے، لاء سیکرٹری کو، ان کے ڈیپارٹمنٹ کو میں نے بہت تنگ کیا اور چیف منسٹر صاحب نے مجھے صحیح پریشر اور اس میں رکھا کہ جی ایکٹ فٹافٹ پاس ہونا چاہیئے۔ تو میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، کریڈٹ سب کو جاتا ہے، صرف مجھے نہیں، میرے ساتھ ورکنگ گروپ میں جو تھے، ان کا میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر! کہ یہ ایکٹ یہاں پر پاس ہوا، ان شاءاللہ خیبر پختونخوا کے ہاسپٹلز کو اٹانومی ملے گی اور لوگوں کو فائدہ ہی فائدہ ہوگا ان شاءاللہ۔ تھینک یو ویری مچ جناب سپیکر۔

<u>جناب سردار حسین:</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> جی سردار حسین صاحب۔

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریہ سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہاں یہ ہمارے اسمبلی والے کہتے ہیں کہ ہمارے سیکرٹریٹ کا ذکر آپ نے نہیں کیا۔

<u>جناب سردار حسین:</u> سپیکر صاحب! نن دا کوم Bill چې مونږه پاس کړو، ظاهره خبره وه دا هیلتھ سره Related وو او بیا تاسو هم د دې نه خبر یئ سپیکر صاحب! چې کوم موؤرز وو یا د هغوی امنډمنټس وو، په هغې باندې ډسکشن هم وشو او نن مونږ هم په هغې ډسکشن کښې شریک وو او زما دا خیال دے سپیکر صاحب! چې ظاهره خبره ده چې په کوم ځائې کښې د مینجمنټ په حواله باندې کمزورئ وې یا کوم ډیپارټمنټ چې په ښه انداز باندې Manage کیږی نه او بیا د هغې فائده عوامو ته نه رسی، پکار دا ده چې ریفارمز هم راشی او لیجسلیشن هم د هغې د پاره وشی او رولز هم د هغې د پاره جوړ شی۔ زما دا خیال دے سپیکر صاحب! چې هیلتھ او ایجوکیشن دوه داسې ډیپارټمنټس دی چې دا ډیر زیات قابل توجه دی، ډیره توجه غواړی، ډیره دلچسپی غواړی او بدقسمتی دا پاتې شوې ده چې

هیلتھ او ایجوکیشن ته هغه توجه چې ده، هغه نه ده ملاؤ او که مونږ د هیلتھ خبره وکړو سپیکر صاحب! په دې دوه کاله کښې د بدقسمتئ نه زمونږ په صوبه کښې د هیلتھ ډیپارټمنټ شپږ سیکرټریان بدل شو او بیا یو منسټر صاحب هم بدل شو او زما یقین دا دے چې په یو ډیپارټمنټ کښې به دومره بدلون په دې شکل نه وی راغلے لکه چې په دې مینجمنټ شکل کښې دغه بدلون په دې ډیپارټمنټ کښې راغے، دا هم د دې ډیپارټمنټ بدقسمتی ده، زه به دا اووایم چې د عوامو بدقسمتی ده۔ سپیکر صاحب، Bill مونږه پاس کړو او ظاهره خبره ده حکومت په دې خبره باندې ډیر زیات Focus کړې وه او غوښتل ئے دا چې دا Bill د مونږ پاس کړو، ظاهره خبره ده هغوی به په دې خواهش دا Bill راوړے وی چې په ګراؤنډ باندې خلقو ته سهولت ملاؤ شی خو زه دا ګڼړم سپیکر صاحب! چې که Institutional Based Practice خبره وه، که مونږه لږ کیلکولیشن وکړو، په پیښور کښې دا څلورو لوئې هسپتالونو او بیا ورسره Compare کړو یو ډبګری، چې په یو ډبګری ګاردن کښې درې زره او پینځه سوه، درې نیم سوه، درې نیم زره، دا هلته پرائیویټ کلینکس دی او داسې که مونږ سوچ وکړو، په دې څلورو واړو هسپتالونو کښې چې مونږ اوګورو نو که مونږ د هغې سره Compare کوؤ نو درې سوه کلینکس، نو د حکومت ډیر زیات خواهش وو چې دا Institutional Base Practice چې دے چې دا مونږه عملی کړو۔ سوال دا دے چې کوم سهولت په پرائیویټ انسټی ټیوټ کښې یا په پرائیویټ اداره کښې موجود دے، د سټیټسټکس او د کیلکولیشن مطابق اتیا پرسنټه مریضان چې دی، دا پرائیویټ ادارو ته ځی او شل پرسنټه مریضان چې دی، دا د سرکار هسپتالونو ته راځی او دا Ratio چې هغه طرف ته سیوا ده، هلته Accessibility زیاته ده، د هغې Capacity برابر ده، هلته کښې مین پاور شته، هلته کښې Instruments شته، یعنی حتیٰ چې هلته سهولیات موجود دی۔ مونږ دا ګڼړو او دا ډیره زیاته ښه وشوه چې که چرې داسې Compulsory وے، په سرکاری ډاکټرانو باندې، په سول سرونټس باندې که دا Compulsion وے چې خامخا به په دې انسټی ټیوټ کښې تاسو پریکٹس کوئ، دا به ډیره زیاته نقصانی خبره وه نو دا ډیر ښه وشو چې دا آپشنل شوه خو زه نن دا په ریکارډ راوستل غواړم چې کله آپشنل شوه نو

ان شاء اللہ دا Bill دلته مونږه پاس کړو او مونږ کوشش به هم دا کوؤ او غوښتنه به هم د حکومت نه کوؤ چې دا Implement شی۔ زه په تسلئ سره دا خبره کوم چې یو ډاکټر چې دے، هغه به دې ته Preference نه ورکوی چې هغه د په سرکاری هسپتال کښې کښینی او هغه د په هغه سرکاری انسټی ټیوټ کښې پریکټس وکړی، د هغې وجه ده، سپیکر صاحب! چې مونږه سټیټسکس ته ګورو د پینځلس سوه مریضانو د پاره زما سره په سرکاری هسپتال کښې بیډ دے، یو بیډ، دا څنګه ممکنه ده؟ دا ممکنه نه ده۔ سپیکر صاحب! زه به ستاسو ډیر وخت نه اخلم خو دا به ضرور حکومت ته خواست کوم چې دا Bill پاس شو، مونږ اپوزیشن نه چې څومره تعاون کیدے شو، مونږ تاسو سره تعاون وکړو، څنګه چې تاسو دې خبرې ته خوش بینه یئ چې عواموته د سهولت ملاؤ شی، داسې مونږ هم خوش بینه یو خو سپیکر صاحب، باید چې مونږ په دې خبره باندې کار وکړو سنجیدګئ سره، که ترڅو پورې پرائمری هیلتھ کیئر سسټم چې څه ته وائی، چې په 1978 کښې په الماته کښې Agreement شوے دے، په هغې Agreement کښې پاکستان Signatory دے، پاکستان په هغې کښې دستخطونه کړی دی، چې ترڅو پورې مونږه د هغه پرائمری هیلتھ کیئر سسټم د پاره کار نه دے کړے او هغه مونږ Implement کړے نه دے نو زه دا ګنړم چې دا کوم زمونږ خواهش دے، اللہ د وکړی چې دا حقیقت شی خو ما ته دا تصور ښکاری دا به حقیقت کښې بدل نه شی۔ زما به حکومت نه دا غوښتنه وی چې پکار ده چې مونږ په پرائمری هیلتھ کیئر سسټم باندې کار وکړو او هغه په دې صوبه کښې او زما یقین دا دے سپیکر صاحب! حکومت ته به زه یاد هم کړم چې دا د تحریک انصاف د منشور حصه هم پاتې ده، دا په Written form کښې د تحریک انصاف د منشور حصه ده، لهذا حکومت ته زه وریاد کړم چې ان شاء اللہ که په هغې باندې کار وشو، دا به ډیره زیاته ښه خبره وشی سپیکرصاحب۔ سپیکر صاحب! دلته د این ټی ایس ذکر وشو، اپوائنټمنټس چې په کوم ځائې کښې Human interference موجود وی، هغې ته Transparent وئیل چې دی دا مناسب نه دی او دلته خو عجیبه کار دا وشو چې په نوی حکومت کښې چې یو طرف ته د اکیډیمک ټوټل نمبرې، Suppose هغه Hundred دی، بل طرف ته ئې Hundred نمبرې این ټی ایس

ټیسټ له ورکړي، اوس دا ټیسټ خو فربنتي نه اخلی، دا د این ټی ایس ټیسټ چې دے دا خو انسانان اخلی۔ زمونږ به خواست دا وی چې که چرې دا لوئې نوم وی چې مونږ په ایجوکیشن کښې، مونږه په هیلتھ کښې، مونږ په پبلک هیلتھ کښې، مونږ په سی اینډ ډبلیو کښې، مونږ په ایریګیشن کښې، مونږ په ټول ډیپارټمنټس کښې اپوائنټمنټس چې دی دا په این ټی ایس کوؤ نو زه دا ګنړم چې دا Hundred percent دا د Merit violation دے، وجه دا ده چې این ټی ایس چې دے دا یو مرکزی اداره ده، زه پخپله ETEA باندې عدم اعتماد کوم او بل طرف ته مونږ د دا Suppose کړو چې یو Applicant دے، یو Candidate دے، هغه میټرک کړے دے، هغه ایف اے ایف ایس سی کړې ده، هغه بی اے بی ایس سی کړې ده، هغه ایم اے ایم ایس سی کړې ده یا د هغه پروفیشنل کوالیفیکیشن دے یا د هغه ټیچنګ کوالیفیکیشن دے، سپیکر صاحب! مناسب خبره دا ده چې څومره اکیډیمکس دی، که هغه فسټ ډویژنر دے، که هغه ګولډ میډلسټ دی، پکار دا ده چې Hundred percent په هغه اکیډیمک باندې خبره وشی۔ زما یقین دے این ټی ایس ټیسټ خو ظاهره خبره ده بیا د باډی ګارډ د پاره ډیر زیات ښه دے چې د هغه نفسیات چیک کړی چې یره دا بیا هلته په ګیټ باندې ودروم چې دے به سبا خپل مالک اولی او که د مالک به تحفظ کوی؟ نو هغه خبره بهتره ده خو چې کله مونږ د دې دومره اهم پوسټونو د پاره کم از کم اپوائنټمنټس کوؤ نو زه وایم دې ته سوچ پکار دے چې هر انسان دا که خواهش لری چې هغه ته د ملازمت ملاؤ شی او هغه د پینځلسو امتحانونو نه تیر شوے دے نو زما یقین دا دے چې پکار دا ده چې په هغه پینځلسو امتحانونو باندې مونږ اعتماد وکړو او چې د هغوی کوم کوالیفیکیشن دے چې هغې له Weightage ورکړو، دا به ډیره زیاته بهتره خبره وی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دا ډیره ښه سردار حسین خان تا ډیره ښه خبره وکړه خو زه وایم که ته داسېSuggestions هم راوړئ چې هغه سرے اوګنړی چې اؤ یره دا Suggestions داسې دی چې په دې باندې میرټ مزید چې دے نو هغه دغه کیدے شی-----

جناب سردار حسین: ما سره خو دا Suggestions وو سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: دویمه، دویمه، دویم عرض کوم جی، تاسو خپله، دویم د پبلک سروس کمیشن پراسیس زمونږ ډیر زیات Slow دے، لکه یو دغه مونږ سره دغه دے، هغه په کالونو باندې پراته وی او هغه پبلک سروس کمیشن چې دے نو دغه نه کیږی، نو دا Easy way ده، ښه خبره به دا وی، که داسې چرته یو ټائم وشی او دې باندې ته Suggestions راوړې او گورنمنټ سره کښینئ، زما خیال دے دا به ډیر زیات Appreciate کیږی او-----

جناب سردار حسین: صحیح ده جی، زما په نظر کښې خو جی دا د میرټ خبره وه، ما وکړه چې کوالیفیکیشن ته د Weightage ورکړے شی او ټیسټ چې کوم دے، ټیسټ دا د ترې اوباسلے شی، دا Human interference دے۔ زه مثال درکولے شم سپیکر صاحب! Suppose تاسو به این ټی ایس کښې مارکنگ کوئ، یو Candidate دے، هغه ته Hundred percent په اکیډیمکس کښې ملاویږی او د Hundred percent اختیار چې دے نو هغه تاسو سره دے، زه تاسو ته Approach وکړم، بل تاسو ته Approach وکړی نو تاسو پخپله سوچ وکړئ چې تاسو پینځه نمبرې هم په ټیسټ کښې سیوا ورکړئ، هغه چې کوم گولډ میډلسټ دے یا فرسټ ډویژنر دے، هغه به کوم ځائې ته رسی؟ هغه به Bottom ته رسی۔ سپیکر صاحب! زه بله خبره کوم د هیلتھ په حواله باندې، هیلتھ ریگولیټری اتھارټی دا په کاغذونو کښې موجود ده، دا په گراؤنډ باندې نشته، ترڅو پورې که زمونږ خواهش دا وی چې که ډاکټران صاحبان ډیر زیات فیسونه اخلی، زمونږ د ټولو خواهش دا دے چې ډاکټران صاحبان د په هسپتالونو کښې ډیوټیانې وکړی خو چونکه هیلتھ ریگولیټری اتھارټی چې ده، هغه چې کوم دغه دے، د څه د پاره جوړه ده، د هغې چې کوم رولز دی، هغه په گراؤنډ باندې Implement نه دی، لهذا که هغه Implement شو، ایچ آر اے چې ده، هغه ډیره ښه Activate شوه، زما دا خیال دے چې بیا په پرائیویټ سیکټر کښې پکار ده د هغوی مونږ شکریه هم ادا کړو د پرائیویټ سیکټر، د هغې وجه دا ده چې پبلک سیکټر چې دے، هغه نه ایجوکیشن په هغه شکل باندې خپلو خلقو ته رسولے شی او نه Health facilities چې دی په هغه شکل باندې خلقو ته رسولې شی خو د هغې ریگولیشن چې دے هغه ډیر زیات ضروری دے نو زمونږ به د منسټر صاحب

نه دا خواهش وی چې که ایچ آر اے چې ده، که هغه ئے ریګولیټ کړه او هغه ئے Implement کړه او هغه مانیټر شوه او د هغې ټهیک ټهاک طریقه باندې زما یقین دے Supervision وشو نو د هغې سره به هم خلقو ته چې دے ډیر زیات سهولت شی۔ بهرحال سپیکر صاحب! زمونږه خو دا Suggestions وو، بیا هم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Appreciated بالکل۔

جناب سردار حسین: چې دا Bill حکومت سره مونږ پاس کړو ان شاء الله، زمونږ هم دوئ ته سترګې په لاره دی چې ان شاء الله د عوامو د پاره بهتر ثابت شی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: شهرام خان، شهرام خان۔

سینئر وزیر (صحت): زه به جی صرف د دوه دریو څیزونو Clarity کوم، اوږد دغه نه کوم۔ بابک صاحب خبره وکړه، بالکل د پرائیویټ سیکټر یو زبردست Contribution دے خو زه دا وئیل غواړم چې دا ایکټ چې کوم دے، پبلک هاسپټلز چونکه زمونږ د حکومت په لیول باندې دی نو هغې کښې ډیر څیزونه کلیئر پکار دی، یو۔ دویمه خبره دا ده چې پرائمری هیلتهـ کیئر بالکل زمونږ Priority ده، دا نه ده چې موجوده ایکټ نن مونږ پاس کړو نو هغه زمونږ Priority نه ده، هغه بالکل زمونږ Priority ده او هغې کښې چونکه هغه Preventive side دے That is more effective and more important ځکه چې Prevention is better than cure والا خبره ده نو هغه زمونږ Priority ده د حکومت او بالکل مونږ په هغې باندې کار کوؤ۔ د ډسټرکټ لیول کوم هاسپټلز دی، هغه هم مونږ Empower کوؤ، دغه کوؤ ئې، یو نوے ایکټ راروان دے ان شاء الله۔ دریمه خبره دا کوم چې NTS is a screening test. Anywhere that you go, you apply for a post, there is a screening test that is computerized, that is clear، هغې کښې څه دغه کیدے نشی، که مخکښې وروستو څه Loopholes پکښې وی That can be addresse او هغې له چې کوم دے نو هغه شان مونږ خبره کوؤ لګیا یو جی او هغې کښې بابک صاحب ته به زما دا ریکویسټ هم وی چې دوئ سره کوم قسم یا آنریبل هاؤس کښې د چا سره هم وی They are more than welcome to assist and to help the

He is شی راتلے Improvement کبنې ځائې کوم چې government experienced person، زه دا ویلکم کوم، دا هاؤس او زمونږ نور ممبران Colleagues به ئے هم ویلکم کوی جی۔ د ریمه خبره دا Important کوم جی چې Health Care Commission Act is the د غه HRA، ایچ آر اے یو د اسې باډی ده او دغه ده، اوس هم ده خو د دې ایکټ نه پس Obviously هغه به چینج شی او Health Care Commission Act, that will regulate the private sector هغې کبنې ریګولیشن ډیر زیات ضروری دے۔ د بابک صاحب د دې خبرې سره زه بالکل اتفاق کوم چې پرائیویټ سیکټر زبردست کار کوی خو یو خبره بله کوم چې څه ځایونو کبنې پرائیویټ سیکټر کبنې هغه Labs دی، هغه لیبارټریز دی چې د هغوی ټیسټ او د هغوی دغه بالکل ټهیک نه دے او د HRA role ډیر زیات عجیبه شانتې دے، مطلب زه به اووایم ډیر Effective نه وو چې څنګه دوئ اووئیل څکه هیلته کیئر کمیشن ایکټ راغے او ان شاء الله ټهیک ټهاک طریقې سره به پرائیویټ سیکټر ریګولیټ کیږی او هغه به چې کوم دے نو مونږ غواړو چې نور هم Strengthen شی پبلک سیکټر سر۔ تهینک یو ویری مچ سر۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ اجلاس کو مورخہ 06 فروری دو بجے سہ پہر تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(تالیاں)

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 06 فروری 2015ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)